فضائل بسم اللہ

وعظ محمد فاروق غفرلہ
خادم جامعہ محمودیہ علی پور ہاپوڑ روڈ میرٹھ (یوپی)

ناشر
مکتبہ محمودیہ
جامعہ محمودیہ علی پور ہاپوڑ روڈ میرٹھ (یوپی) ۲۴۵۲۰۶

کسی بھی طرح کی چھپائی، ڈیزائننگ اور پرنٹنگ کے لئے رابطہ کریں
مجیب الرحمٰن قاسمی (مسکان پریس، سبھاش نگر، میرٹھ) 7895786325

فضائل بسم اللہ

تالیف

محمد فاروق غفرلہ

خادم جامعہ محمودیہ علی پور ہاپوڑ روڈ میرٹھ (یوپی)

-: ناشر :-

مکتبہ محمودیہ

جامعہ محمودیہ علی پور ہاپوڑ روڈ میرٹھ (یوپی) ۲۴۵۲۰۶

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تفصیلات

نام کتاب:.........................فضائل بسم اللہ

تالیف:...............................**محمد فاروق غفرلہٗ**

تعداد:...............................۵۰۰۰

کمپوزنگ:...............مجیب الرحمٰن قاسمی لکھیم پوری شعبہ کمپیوٹر جامعہ ہذا

سن اشاعت:.......................۱۴۳۳ھ مطابق ۲۰۱۲ء

صفحات:.............................۶۰

قیمت:............

-: ناشر :-

مکتبہ محمودیہ

جامعہ محمودیہ علی پور ہاپوڑ روڈ میرٹھ (یو پی) ۲۴۵۲۰۶

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فہرست

☆......عرض مرتب ---------- ۶
☆......مسئلہ تعوذ ---------- ۹
☆......احکام بسم اللہ ---------- ۱۰
☆......مسئلہ ---------- ۱۰
☆......قرآن پاک کے شروع میں بسم اللہ ---------- ۱۱
☆......ہر اہم کام کی ابتداء میں بسم اللہ ---------- ۱۱
☆......حکمت ---------- ۱۳
☆......مکتوب حضرت سلیمان علیہ السلام ---------- ۱۳
☆......آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکتوب کی ابتداء ---------- ۱۴
☆......ذبیحہ پر بسم اللہ ---------- ۱۵
☆......شکاری جانور کے شکار کا حکم ---------- ۱۵
☆......بسم اللہ کی عجیب تاثیر ---------- ۱۷
☆......تصدیق کنندہ کی ذمہ داری ---------- ۱۸
☆......کشتی حضرت نوح علیہ السلام کا جاری ہونا ---------- ۱۹
☆......بیت الخلاء کے وقت بسم اللہ ---------- ۲۰
☆......بوقت وضو بسم اللہ ---------- ۲۰
☆......کھانے کے وقت بسم اللہ ---------- ۲۱
☆......کھانے کے تین آداب ---------- ۲۱
☆......جس کھانے پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے ---------- ۲۲
☆......مکان میں داخل ہوتے وقت بسم اللہ ---------- ۲۳
☆......اگر کھانے کے شروع میں بسم اللہ بھول جائے ---------- ۲۴
☆......فائدہ ---------- ۲۶
☆......بسم اللہ پڑھ کر دروازہ، مشکیزہ بند کرنا، برتن ڈھانکنا ---------- ۲۶

☆......بوقت جماع بسم اللہ ---------- ۲۷
☆......ہر حال میں بسم اللہ ---------- ۲۸
☆......ضروری تنبیہ ---------- ۲۸
☆......فضائل بسم اللہ سے متعلق بعض احادیث ---------- ۳۰
☆......بسم اللہ عمدہ لکھنے پر مغفرت ---------- ۳۰
☆......جہنم سے نجات ---------- ۳۰
☆......بچہ کی بسم اللہ کی برکت ---------- ۳۱
☆......فائدہ ---------- ۳۱
☆......توریت کی ابتداء ---------- ۳۲
☆......قرآن کریم کی سورت کی ابتداء اورانتہاء کی پہچان ---------- ۳۲
☆......بچہ کی بسم اللہ کی برکت سے باپ کی مغفرت ---------- ۳۲
☆......بسم اللہ کی برکت سے ایمان کی دولت مل گئی ---------- ۳۳
☆......بسم اللہ کی برکت سے زہر بے اثر ہو گیا ---------- ۳۴
☆......حکمت ودانائی ---------- ۳۵
☆......حضرت بشر حافیؒ کی توبہ کا سبب ---------- ۳۵
☆......ربوبیت کی دو قسمیں ---------- ۳۶
☆......تسمیہ کے اسرار ---------- ۳۷
☆......ایک اہم وظیفہ ---------- ۳۸
☆......ایک اور وظیفہ ---------- ۳۹
☆......قضاء حاجت کیلئے ایک وظیفہ ---------- ۳۹
☆......نسخۂ کیمیاء ---------- ۴۱
☆......سات سو برس کی عبادت کا ثواب ---------- ۴۲
☆......حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی ---------- ۴۲
☆......بسم اللہ کا نزول ---------- ۴۳
☆......بسم اللہ ہر مرض کیلئے شفا ہے ---------- ۴۴

☆......بیت ---------- ۴۴
☆......بسم اللہ زینت الفاتحہ ہے ---------- ۴۴
☆......بسم اللہ آیت رحمت ہے ---------- ۴۵
☆......دس ہزار نیکیاں ---------- ۴۶
☆......شیر اور بھیڑیوں سے بکریوں کی حفاظت ---------- ۴۷
☆......بسم اللہ کی آواز سے جادو بھول جانا ---------- ۴۷
☆......شہر بسطام میں جادو کا اثر نہ ہونا ---------- ۴۸
☆......بسم اللہ جمیع اذکار کا جوہر ہے ---------- ۴۹
☆......بسم اللہ کی برکت کا عجیب واقعہ ---------- ۵۰
☆......بارہ ہزار بسم اللہ کی فضیلت ---------- ۵۱
☆......ہر مشکل کا حل ---------- ۵۲
☆......جہنم سے آزادی ---------- ۵۲
☆......مال میں برکت ---------- ۵۳
☆......حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کے ایمان کا سبب ---------- ۵۴
☆......حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ---------- ۵۴
☆......حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ارشاد ---------- ۵۴
☆......حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ---------- ۵۵
☆......فائدہ ---------- ۵۵
☆......حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ---------- ۵۵
☆......قیامت کی ہولناکیوں سے نجات ---------- ۵۶
☆......فرشتۂ عذاب کی پیشانی پر بسم اللہ ---------- ۵۶
☆......انہار جنت کی ابتداء ---------- ۵۷
☆......دردسر کا علاج ---------- ۵۸
☆......بسم اللہ پڑھنے والوں کیلئے مخصوص محل ---------- ۵۹
☆......دار النور کا ذریعہ بسم اللہ ---------- ۵۹

❀❀❀

عرض مرتب

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم - امابعد

فضائل ''بسم اللہ الرحمن الرحیم'' ایک مختصر رسالہ ہے جس میں ''بسم اللہ الرحمن الرحیم'' کے فضائل کو مختصر طور پر بیان کیا گیا ہے۔

اس رسالہ میں بعض آیات قرآنیہ پیش کی گئی ہیں، جن کا ترجمہ حضرت مولانا مفتی تقی عثمانی زید مجدہم کے آسان ترجمہ سے نقل کیا گیا ہے، اکثر احادیث مبارکہ نقل کی گئی ہیں جو مشکوٰۃ شریف سے ماخوذ ہیں جن کا حوالہ ساتھ ساتھ نقل کیا گیا ہے، بعض مضامین احادیث وواقعات سے متعلق ہیں۔ جو

(۱) قرآنی دائرۃ المعارف، فضائل حفظ القرآن، تالیف شیخ ابوعبدالقادر محمد طاہر رحیمی زید مجدہم۔

(۲) قرآن کے حیرت انگیز اثرات وبرکات جو حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی نورمرقدہ، حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب قدس سرہ، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی قدس سرہٗ، شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب زید مجدہم، حضرت مولانا محمد یونس صاحب پالن پوری زید مجدہم کے مضامین وافادات کا مجموعہ ہے۔

(۳) فضائل بسم اللہ جو حضرت مولانا احمد سعید دہلوی قدس سرہٗ کی تصنیف ہے جو موصوف کی تفسیر سورۂ اخلاص معروف بوحدت سعید کے شروع میں ملحق ہے سے ماخوذ ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم درحقیقت ایک انتہائی قیمتی ومخفی خزانہ اور ایک نسخہ اکسیر اور نسخۂ کیمیا ہے جس کو قارئین کرام کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرر ہا ہوں۔

حق تعالیٰ شانہ اس کو بیحد قبول فرمائے اور اس کی پوری پوری قدر دانی کرنے اور اس سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

وتب علینا انک انت التواب الرحیم

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ

سیدنا ومولانا وحبینا محمد

وعلیٰ آلہ وصحبہ

اجمعین

الی یوم الدین.

محمد فاروق غفرلہ

خادم جامعہ محمودیہ علی پور، ہاپوڑ روڈ میرٹھ، یو، پی

۲۱ ربیع الثانی ۱۴۳۳ھ شب جمعہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم
شروع اللہ کے نام سے جو سب پر مہربان ہے بڑا رحم والا ہے۔

مسئلہ تعوذ

تعوذ کے معنی ہیں ''اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ'' پڑھنا۔

قرآن کریم میں ارشاد ہے ''فَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ'' یعنی جب تم قرآن کی تلاوت کرو تو اللہ سے پناہ مانگو شیطان مردود کے شر سے۔

قراءت قرآن سے پہلے تعوذ پڑھنا باجماع امت سنت ہے، خواہ تلاوت نماز کے اندر ہو یا خارج نماز۔ (شرح منیہ)

تعوذ پڑھنا تلاوت قرآن کے ساتھ مخصوص ہے علاوہ تلاوت کے دوسرے کاموں کے شروع میں صرف بسم اللہ پڑھی جائے، تعوذ مسنون نہیں، (عالمگیری، باب رابع، من الکراہیۃ)

جب قرآن شریف کی تلاوت کی جائے اس وقت اعوذ باللہ اور بسم اللہ دونوں پڑھی جائیں درمیان تلاوت میں جب ایک سورت ختم ہو کر دوسری شروع ہو تو سورۂ براءت کے علاوہ ہر سورت کے شروع میں مکرر بسم اللہ پڑھی جائے، اعوذ باللہ نہیں، اور سورۂ براءت اگر درمیان تلاوت میں آجائے تو اس پر بسم اللہ نہ پڑھے، اور اگر قرآن کی تلاوت سورۂ براءت ہی سے شروع کر رہا ہے تو اس کے شروع میں اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھنا چاہئے۔ (عالمگیریہ عن المحیط)

احکام بسم اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم قرآن مجید میں سورۂ نمل میں قرآن پاک کا جزئ ہے اور ہر دو سورتوں کے درمیان مستقل آیت ہے، اس لئے اس کا احترام قرآن مجید ہی کی طرح واجب ہے، اس کو بے وضو ہاتھ لگانا جائز نہیں (علی مختار الکرخی وصاحب الکافی والہدایہ، شرح منیہ) اور جنابت یا حیض ونفاس کی حالت میں اس کو بطور تلاوت پڑھنا بھی پاک ہونے سے پہلے جائز نہیں، ہاں کسی کام کے شروع میں جیسے کھانے پینے سے پہلے بطور دعا پڑھنا ہر حال میں جائز ہے (شرح منیہ کبیر)

مسئلہ: پہلی رکعت کے شروع میں ''اَعُوْذُ بِاللہِ'' کے بعد ''بِسْمِ اللہِ'' پڑھنا مسنون ہے البتہ اس میں اختلاف ہے کہ آواز سے پڑھا جائے یا آہستہ، امام اعظم ابوحنیفہؒ اور بہت سے دوسرے ائمہ آہستہ پڑھنے کو ترجیح دیتے ہیں۔

پہلی رکعت کے بعد دوسری رکعتوں کے شروع میں بھی بسم اللہ پڑھنا چاہئے، اس کے مسنون ہونے پر سب کا اتفاق ہے، اور بعض روایات میں ہر رکعت کے شروع میں بسم اللہ پڑھنے کو واجب کہا گیا ہے (شرح منیہ)

مسئلہ: نماز میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۃ شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ نہیں پڑھنا چاہئے، خواہ جہری نماز ہو یا سری، حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ثابت نہیں ہے، شرح منیہ میں اسی کو امام اعظمؒ اور امام ابو یوسفؒ کا قول لکھا ہے اور شرح منیہ، درمختار، برہان وغیرہ میں اسی کو ترجیح دی ہے، مگر امام محمدؒ کا قول یہ ہے کہ سری نمازوں میں پڑھنا بہتر ہے بعض روایات میں یہ قول امام ابوحنیفہؒ

کی طرف بھی منسوب کیا گیا ہے، اور شامی نے بعض فقہاء سے اس کی ترجیح بھی نقل کی ہے ''بہشتی زیور'' میں بھی اسی کو اختیار کیا گیا ہے، اور اس پر سب کا اتفاق ہے کہ کوئی پڑھ لے تو مکروہ نہیں (شامی، معارف القرآن ص:٧٧)

قرآن پاک کے شروع میں بسم اللہ

قرآن پاک شروع کرنے کے وقت تعوذ کے بعد بسم اللہ پڑھی جاتی ہے۔

چنانچہ اسلام میں سب سے پہلے جو وحی نازل ہوئی اس میں اللہ کے نام کے ساتھ قرآن شریف پڑھنے کا حکم ہے یعنی ''بسم اللہ الخ'' پڑھ کر۔

ارشاد خداوندی ہے۔

اقرأ باسم ربک الذی خلق، خلق الانسان من علق، اقرأ وربک الاکرم، الذی علم بالقلم، علم الانسان مالم یعلم.	پڑھو اپنے پروردگار کا نام لے کر جس نے سب کچھ پیدا کیا ہے، اس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا ہے، پڑھو! اور تمہارا پروردگار سب سے زیادہ کرم والا ہے، جس نے قلم سے تعلیم دی، انسان کو اس چیز کی تعلیم دی جو وہ نہیں جانتا تھا۔ (آسان ترجمہ)

یہ پانچ آیات ہیں جو سب سے پہلے وحی کے طور پر نازل ہوئیں ہیں ان آیات میں بے شمار فوائد ہیں اور خاص طور پر لکھنے پڑھنے کی اہمیت کو بیان فرمایا گیا ہے۔

اور پہلی آیت۔

اقرأ باسم ربک الذی خلق.	پڑھو! اپنے پروردگار کا نام لے کر جس نے سب کچھ پیدا کیا۔

سے یہ استدلال کیا جا سکتا ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر قرآن پاک کی تلاوت شروع کرنی چاہئے۔

ہر اہم کام کی ابتداء میں بسم اللہ

اس لئے کہ ہر اہم کام کے شروع میں **بسم الله** پڑھنا موجب برکت ہے۔ جس اہم کام کے شروع میں **بسم الله** نہ پڑھی جائے وہ ناتمام رہتا ہے اوراس میں برکت نہیں ہوتی۔حدیث شریف میں ہے۔

كل امر ذی بال لا يبدأ فيه ببسم الله الرحمن الرحيم اقطع، (رواه عبد القادر الرهاوی فی اربعينه الجامع الكبير للسيوطی. ۱/۶۲۳)

جومہتم بالشان کام **بسم الله الرحمن الرحيم** سے شروع نہ کیا جائے وہ ناتمام رہتا ہے۔

اسلئے قرآن پاک شروع کرتے وقت بھی **بسم الله الرحمن الرحيم** پڑھنی چاہئے۔

لفظ، "**اللّٰہ**" اللہ تعالیٰ کا ذاتی نام ہے۔

جو درحقیقت، اسم اعظم ہے جب اسکو خلوص قلب سے پڑھا جائے اللہ تعالیٰ کی عظمت وکبریائی اوراپنی عاجزی وبے کسی اور بے بسی کے کامل تصور کے ساتھ تو اس اسم پاک کی عجیب وغریب تاثیر ہوتی ہے۔

"**الرحمٰن، الرحیم**" یہ دونوں اللہ تعالیٰ کے صفاتی نام ہیں۔

"**رحمٰن**" کے معنی ہیں وہ ذات جس کی رحمت بہت وسیع ہو اس رحمت کا فائدہ سب کو پہونچتا ہو اپنے، پرائے، دوست، دشمن، فرمانبردار، نافرمان سب پر اس کی رحمت ہو، اور یہ شان چونکہ صرف اللہ تعالیٰ کی ہے اسلئے یہ نام "رحمٰن" بھی صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہی خاص ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو "رحمٰن" نہیں کہا جاسکتا۔

"**الرحیم**" رحیم وہ ذات، جس کی رحمت بہت زیادہ ہو یعنی جس پر ہو مکمل

طور پر ہو، دنیا میں اللہ تعالیٰ کی شان رحمانی کا ظہور ہے، کہ اپنے، پرائے، دوست، دشمن، فرمانبردار، نافرمان، سب کو پالتا ہے سب کو رزق دیتا ہے۔

اور قیامت میں اللہ تعالیٰ کی شان رحیمی کا ظہور ہوگا کہ قیامت میں صرف اللہ تعالیٰ کے نیک اور فرمانبردار بندوں پر اس کی رحمت ہوگی اور قیامت میں جن پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہوگی کامل درجہ کی رحمت ہوگی کہ اس رحمت کے ساتھ کسی ادنیٰ درجہ کی زحمت کا شائبہ بھی نہ ہوگا۔

حکمت

ہر اہم کام کو بسم اللہ الخ سے شروع کرنے میں حکمت یہ ہے کہ بندہ جب کسی کام کو بسم اللہ الخ سے شروع کرتا ہے تو گویا اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم اور اس کے دو اہم صفاتی ناموں کے ذریعہ اور ان کا واسطہ دے کر اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی انتہائی وسیع اور کامل رحمت پر دلالت کرتے ہیں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رحمت خاصہ اس شخص کے شامل حال ہو جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ کے ذریعہ اس کی نصرت و مدد فرماتے ہیں اور وہ شخص اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ حضرات انبیاء علیہم السلام اپنے مکاتیب بسم اللہ الرحمن الرحیم سے شرع فرماتے تھے۔

مکتوب حضرت سلیمان علیہ السلام

چنانچہ قرآن پاک میں حضرت سلیمان علیہ السلام کا مکتوب ذکر کیا گیا ہے جو انہوں نے بلقیس ملکۂ سبا کے نام بذریعہ ہُدہُد ارسال فرمایا ہے۔

قالت یا ایها الملؤ انی القی الی کتاب کریم انه من سلیمان وانه بسم الله الرحمن الرحیم ان لا تعلوا علی وأتونی مسلمین: ۱۹/ سورة النمل.

ملکہ نے (اپنے درباریوں سے کہا)

قوم کے سردارو! میرے سامنے ایک باوقار خط ڈالا گیا ہے۔ وہ سلیمان کی طرف سے آیا ہے۔ اور وہ اللہ کے نام سے شروع کیا گیا ہے جو "رحمٰن" و "رحیم" ہے۔ (اس میں لکھا ہے) کہ میرے مقابلے میں سرکشی نہ کرو اور میرے پاس تابعدار بن کر چلے آؤ۔ (آسان ترجمہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکتوبات کی ابتداء

امام الانبیاء حضرت نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی اپنے مکتوبات بسم الله الرحمن الرحیم سے شروع فرمایا کرتے تھے۔

ابوعبدالقاسم بن سلامہ کی کتاب فضائل القرآن میں ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سلاطین کی طرف جو مکتوب ارسال فرماتے سب سے پہلے لکھتے "بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ" جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا یہی طریقہ رہا پھر "بِسْمِ اللهِ مَجْرٖهَا" والی آیت نازل ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم "بسم الله" لکھوانے لگے جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا یہی دستور جاری رہا۔ پھر جب یہ آیت نازل ہوئی "اِنَّهُ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهُ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" تو "بسم الله الرحمن الرحیم" لکھوانے لگے۔

چنانچہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو گرامی نامہ ہرقل قیصر روم کے نام ارسال فرمایا ہے جو بخاری شریف میں مذکور ہے وہ بھی بسم الله الرحمن الرحیم سے شروع کیا گیا ہے۔

ذبیحہ پر بسم اللہ

حلال جانور کو ذبح کرتے وقت بھی بسم اللہ الخ پڑھنے کا حکم ہے یہاں تک جو جانور بســـم اللہ پڑھ کر ذبح کیا جائے حلال اور پاکیزہ ہو جاتا ہے اور جس جانور پر ذبح کے وقت بسم اللہ نہ پڑھی جائے ناجائز وحرام ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

فکلوا مما ذکر اسم اللہ علیہ ان کنتم بایاتہ مؤمنین وما لکم ان لا تاکلوا مما ذکر اسم اللہ علیہ.

چنانچہ ہر اس (حلال) جانور میں سے کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اگر تم واقعی اس کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہو۔

اور تمہارے لئے کون سی رکاوٹ ہے جس کی بنا پر تم اس جانور میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو۔ (آسان ترجمہ)

جس جانور پر ذبح کے وقت بســـم اللہ نہیں پڑھی گئی اس کے بارے میں ارشاد فرمایا۔

ولا تاکلوا مما لم یذکر اسم اللہ علیہ. (پ:۸/ سورۃ الانعام)

اور جس جانور پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اس میں سے مت کھاؤ۔ اور ایسا کرنا سخت گناہ ہے۔ (آسان ترجمہ)

شکاری جانور کے شکار کا حکم

شکاری جانور، کتا، باز، وغیرہ، جس کو باقاعدہ شکار کے لئے سدھا لیا ہو اور پھر اس جانور کو بسم اللہ پڑھ کر شکار پر چھوڑا جائے اور وہ شکار کرلے اور اس کے ذبح

کی نوبت نہ آسکے اس سے پہلے ہی فوت ہوجائے تو اس کا کھانا بھی حلال ہے۔

اور اگر اس شکاری جانور کو شکار پر چھوڑتے وقت بسم اللہ نہ پڑھ سکے اور وہ ذبح سے قبل مر جائے تو اس کا کھانا حلال نہیں۔

قرآن پاک کی ان آیات میں اسی کو بیان کیا گیا ہے۔

یسئلونک ماذا احل لھم قل احل لکم الطیبات
وما علمتم من الجوارح مکلبین تعلمونھن مما علمکم
اللہ فکلوا مما امسکن علیکم واذکروا اسم اللہ علیہ،
واتقوااللہ ان اللہ سریع الحساب. (پ:۶/سورۃ المائدہ)

لوگ تم سے پوچھتے ہیں کہ ان کیلئے کون سی چیزیں حلال ہیں کہہ دو کہ تمہارے لئے تمام پاکیزہ چیزیں حلال کی گئی ہیں اور جن شکاری جانوروں کو تم نے اللہ کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق سکھا کر (شکار کیلئے) سدھا لیا ہو وہ جس جانور کو (شکار کر کے) تمہارے لئے روک رکھیں اس میں سے تم کھا سکتے ہو اور اس پر اللہ کا نام لیا کرو، اور اللہ سے ڈرتے رہو اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔ (آسان ترجمہ)

آیت مبارکہ میں شکاری جانوروں مثلاً شکاری کتوں اور باز وغیرہ کے ذریعے حلال جانوروں کا شکار کر کے انہیں کھانا جن شرائط کے ساتھ جائز ہے ان کا بیان ہورہا ہے۔

پہلی شرط یہ ہے کہ شکاری جانور کو سدھا لیا گیا ہو جس کی علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ جس جانور کا شکار کرے اسے خود نہ کھائے بلکہ اپنے مالک کیلئے روک رکھے۔

دوسری شرط یہ ہے کہ شکار کرنے والا شکاری کتے کو کسی جانور پر چھوڑتے وقت اللہ کا نام لے یعنی بسم اللہ پڑھے۔ (آسان ترجمہ)

بسم اللہ کی عجیب تاثیر

غرض کہ **بسم اللہ** میں اللہ تعالیٰ نے عجیب تاثیر رکھی ہے کہ ذبیحہ پر **بسم اللہ** پڑھنے سے ذبیحہ حلال ہو جاتا ہے ورنہ حرام رہتا ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی تاثیر ہے کہ اگر جانور کو شرعی طریقہ پر **بسم اللہ** پڑھ کر ذبح کیا جاتا ہے تو اس ذبیحہ کے گوشت میں بھی لذت پیدا ہو جاتی ہے جو غیر شرعی ذبیحہ میں ہرگز نہیں ہوتی اور اس لذت کو غیر مسلم صاحبان بھی محسوس کرتے ہیں چنانچہ بہت سے غیر مسلم صاحبان کو دیکھا گیا کہ وہ مسلمان دکانوں سے شرعی ذبیحہ کے گوشت کو خرید کر ہی استعمال کرتے ہیں۔

اور وہ اس کو بیان کرتے ہیں کہ شرعی ذبیحہ کے گوشت میں جو لذت ہوتی ہے وہ غیر شرعی ذبیحہ میں نہیں ہوتی۔

بعض دوستوں نے بتایا کہ جانور پر بوقت ذبح **بسم اللہ** پڑھنے سے جانور کو ایسا سرور میسر آتا ہے کہ اس میں مست ہو کر اس کو ذبح کی تکلیف کا زیادہ احساس نہیں ہوتا۔

اسی طرح بعض ڈاکٹروں نے اپنے سائنسی ذرائع سے تحقیق کی انہوں نے بتایا کہ زمزم کی تاثیر عام پانیوں سے بالکل الگ ہے اسی طرح جس پانی پر **بسم اللہ** یا قرآن پاک کی کوئی آیت وغیرہ پڑھ کر دم کر دیا جاتا ہے اس پانی کی تاثیر بھی بدل جاتی ہے۔

پس کھانے پینے کی چیزوں کو کھانے پینے کے وقت **بسم اللہ** پڑھنے سے اس کی تاثیر بدل جائے اور اس کھانے وغیرہ میں نورانیت، برکت، لذت وغیرہ پیدا ہو جائے تو تعجب کی بات نہیں۔

تنبیہ: ذبح کرنے والے کو ذبح کرتے وقت **بسم اللہ الخ** پڑھنے کا بہت

اہتمام کرنا چاہئے چونکہ بسم اللہ الخ نہ پڑھنے سے ذبیحہ حرام ہوجاتا ہے۔

مذبح خانوں فیکٹریوں میں بھی جہاں جانور ذبح کئے جاتے ہیں مالکوں اور ذمہ داروں کو بطور خاص اس کی طرف توجہ دینی چاہئے کہ کوئی ایک جانور بھی ایسا نہ ہو کہ جس پر ذبح کرتے وقت بسم اللہ الخ نہ پڑھی گئی ہو خواہ اس پر کتنا ہی خرچ کرنا پڑے اور نگرانی کے لئے بھی آدمی مقرر کرنا پڑے تاکہ اطمینان ہوجائے کہ ہر جانور پر ذبح کے وقت بسم اللہ الخ پڑھی گئی ہے۔ آج عامۃً اس میں کوتاہی ہو رہی ہے جو بہت خطرناک ہے اس لئے کہ جب بسم اللہ الخ نہ پڑھی گئی تو وہ ذبیحہ حلال نہ ہوگا بلکہ حرام ہوجائے گا اور لوگ اس کو کھائیں گے تو حرام کھانے کا گناہ اور وبال ہوگا اور حرام غذا کے اثرات بھی ضرور ہوں گے اس لئے ذمہ داروں کو اس کی طرف خاص توجہ دینا انتہائی ضروری ہے اور دوسرے لوگ اس مذبح یا فیکٹری کے مالک پر اعتماد کرکے اس کو حلال سمجھ کر کھائیں گے اسلئے اس کا ذمے دار مذبح یا فیکٹری کا مالک ہوگا۔

تصدیق کنندہ کی ذمہ داری

بہت سے ادارے، جمعیتیں، تنظیمیں مذابح اور فیکٹریوں کو تصدیق دیتے ہیں کہ یہ گوشت حلال ہے شرعی طریقہ پر حلال کیا گیا ہے اور ان اداروں کی تصدیق پر اعتماد کرتے ہوئے لوگ اس گوشت کو حلال سمجھ کر استعمال کرتے ہیں اس لئے ان اداروں جمعیتوں اور تنظیموں کی ذمہ داری ہے کہ جب تک یہ اطمینان نہ کرلیں کہ ایک ایک جانور بسم اللہ پڑھ کر ذبح کیا جاتا ہے اس وقت تک تصدیق نامہ جاری نہ کریں۔

اسلئے بعض ادارے تصدیق کیلئے شرط لگا دیتے ہیں کہ ہمارے نگراں مقرر ہوں گے جو باقاعدہ نگرانی کریں گے کہ ایک ایک جانور پر بسم اللہ پڑھی جارہی ہے۔

نگرانی کرنے والوں کی تنخواہیں مذبح یا فیکٹری کے مالک ادا کرتے ہیں اس نگرانی اوراطمینان کے بعد ہی وہ اس جانور پر اپنی مہر لگاتے ہیں یہ عمدہ طریقہ ہے جو ادارے محض اطمینان پر تصدیق جاری کر دیتے ہیں وہ مناسب نہیں بلکہ احتیاط کے خلاف ہے ان کو ایسا نہیں کرنا چاہئے چونکہ اس معاملہ میں عامۃً بہت کوتاہیاں ہوتی ہیں۔

فقط

کشتی حضرت نوح علیہ السلام کا جاری ہونا

سیدنا حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کا طوفان کے اندر جاری ہونا اورٹھہرنا بسم اللہ کے ذریعہ ہی ہوتا تھا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

بِسم اللہ مَجرٖھَا وَمُرْسٰھَا. پ: ۱۲ / سورۃ الھود.

اس کا چلنا بھی اللہ ہی کے نام سے ہے اور لنگر ڈالنا بھی۔(آسان ترجمہ)

حالانکہ وہ طوفان کتنا سخت تھا جس سے تمام نافرمان قوم ہلاک کردی گئی اور اس طوفان کی موجیں بھی کتنی سخت تھیں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وھی تجری بھم فی موج کالجبال. (پ: ۱۲ / سورۃ الھود)

اور وہ کشتی پہاڑوں جیسی موجوں کے درمیان چلی جاتی تھی۔

بعض مفسرین نے فرمایا ہے کہ دوران طوفان جب حضرت نوح علیہ السلام کشتی کو روکنا چاہتے تھے تو بسم اللہ کہہ دیتے تھے اور جب چاہتے تھے کہ چل پڑے تو بسم اللہ کہہ دیتے تھے۔(انوارالبیان ۴/۴۹۷)

بیت الخلاء کے وقت بسم اللہ

بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت بھی بسم اللہ پڑھنے کا حکم ہے اور فرمایا گیا ہے کہ اس وقت بسم اللہ پڑھنے سے جنات اور انسان کی شرمگاہوں کے درمیان پردہ حائل ہوجاتا ہے چنانچہ حدیث پاک میں ارشاد ہے۔

وعن علی رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ستر ما بین اعین الجن وعورات بنی آدم اذا دخل احدھم الخلاء ان یقول بسم الله رواہ الترمذی وقال ھٰذا حدیث غریب واسنادہ لیس بقوی. (مشکوة شریف: ۴۳/ آداب الخلاء)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنات کی آنکھوں اور بنی آدم کے ستر کے درمیان پردہ جب ان میں کوئی بیت الخلاء میں داخل ہو یہ ہے کہ وہ بسم اللہ پڑھ لے۔

بوقت وضو بسم اللہ

وضو کے وقت بھی بسم اللہ پڑھنے کی تاکید ہے بلکہ یہاں تک کہا گیا ہے کہ وضو کے وقت جس نے بسم اللہ نہیں پڑھی اس کا وضو ہی نہیں ہوا چنانچہ حدیث پاک میں ہے۔

عن سعید ابن زید رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا وضوء لمن لم یذکر اسم الله عیه (رواہ الترمذی وابن ماجة مشکوة شریف: ۴۶/ باب سنن الوضوء)

حضرت سعید ابن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس کا وضو نہیں جس نے اس پر اللہ کا نام نہیں لیا۔

ایک روایت میں ہے۔

من توضأ وذكر اسم الله كان طهوراً لجميع بدنه ومن توضأ ولم يذكر اسم الله كان طهراً لا عضاء وضوئه. حاشيه مشكوة شريف: ۴۶.

جس شخص نے وضو کیا اور اللہ کا نام لیا (بسم اللہ پڑھی) تو اس کا وضو اس کے تمام بدن کی طہارت کا ذریعہ ہوگی اور جس نے وضو کیا اور اللہ کا نام ذکر نہیں کیا (بسم اللہ نہیں پڑھی) اس کا وضو صرف اس کے وضو کے اعضاء کیلئے طہارت کا باعث ہوگی۔

ظاہر ہے کہ اس سے مراد گناہوں کی معافی ہے اس لئے اس سے قبل والی روایت کہ اس کا وضو نہیں جس نے بسم اللہ نہیں پڑھی میں لائے نفی کو نفی کمال پر محمول کیا ہے "لا وضوء الخ" یعنی اس کا وضو کامل نہیں بہر صورت وضو میں بسم اللہ پڑھنے کی تاکید اور اہمیت تو معلوم ہو ہی گئی۔

کھانے کے وقت بسم اللہ

اسی طرح کھانا کھاتے وقت بسم اللہ پڑھنا کھانے کے آداب میں بیان کیا گیا ہے اور کھانا کھاتے وقت بسم اللہ پڑھنا کھانے میں برکت کا ذریعہ ہے اور کھانے کے وقت اگر بسم اللہ نہیں پڑھی تو کھانے میں برکت نہیں ہوتی۔

کھانے کے تین آداب

عمر ابن ابی سلمة رضی الله عنه قال کنت غلاما فی حجر رسول الله صلی الله علیه وسلم وکانت یدی تطیش فی الصحفة فقال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سم اللہ وکل بیمینک وکل مما یلیک (متفق علیہ مشکوۃ شریف: ۳۶۳)

عمر ابن ابی سلمۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بچہ تھا آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیر پرورش تھا میرا ہاتھ پیالہ میں اِدھر اُدھر پڑ رہا تھا آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(۱)......بسم اللہ پڑھو، یعنی بسم اللہ پڑھ کر کھاؤ۔

(۲)......دائیں ہاتھ سے کھاؤ

(۳)......اپنے قریب سے کھاؤ۔

حدیث پاک میں کھانے کے تین آداب بیان فرمائے ہیں ان میں پہلا ادب بسم اللہ پڑھ کر کھانا ہے۔

فائدہ: اس سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ چھوٹے بچوں کو ساتھ کھلانا چاہیے اور شروع ہی سے بچوں کی تربیت کی کوشش کرنی چاہیے۔

جس کھانے پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے

اگر کھانے کے وقت بسم اللہ نہ پڑھی جائے تو شیطان اس کھانے کو اپنے لئے حلال سمجھتا ہے اور اس میں شریک ہوجاتا ہے حدیث شریف میں ہے۔

عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطان یستحل الطعام ان لا یذکر اسم اللہ علیہ (رواہ مسلم مشکوۃ شریف: ۳۶۳/ کتاب الاطعمۃ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بلا شبہ شیطان اس کھانے کو حلال سمجھتا ہے جس پر بسم اللہ نہیں پڑھی جاتی۔

مکان میں داخل ہوتے وقت بسم اللہ

اسی طرح اپنے مکان میں داخل ہونے کے وقت بسم اللہ پڑھ کر داخل ہونا گھر میں داخل ہونے کا ادب ہے اگر کوئی شخص بسم اللہ پڑھ کر داخل ہوتا ہے تو شیطان وہاں رات نہیں گذارتا اور وہ مکان شیطان کے اثرات سے محفوظ رہتا ہے۔

اور اگر کوئی شخص مکان میں داخل ہوتے وقت بسم اللہ نہیں پڑھتا تو شیطان بھی اس مکان میں رات گذارتا ہے اور مکان والے شیطان کے اثرات سے متاثر ہوتے ہیں۔

چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔

عن جابر رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا دخل الرجل بیته فذکر الله عند دخوله وعند طعامه قال الشیطان لا مبیت لکم ولا عشاء واذا دخل فلم یذکر الله عند دخوله قال الشیطان ادرکتم المبیت واذا لم یذکر الله عند طعامه قال ادرکتم المبیت والعشاء. (رواه مسلم مشکوة شریف: ۳۶۳)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی شخص اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے اور داخل ہوتے وقت اللہ کا ذکر کرتا ہے (بسم اللہ پڑھتا ہے) اور کھانے کے وقت بھی بسم اللہ پڑھتا ہے۔ تو شیطان (اپنے چیلوں سے) کہتا ہے نہ تمہارے لئے رات گذارنے کی جگہ ہے نہ شام کا کھانا اور جب کوئی اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے اور اللہ کا ذکر نہیں کرتا (بسم اللہ نہیں پڑھتا) شیطان کہتا ہے تم نے رات گذارنے کی جگہ کو پالیا اور جب

کھانے کے وقت بھی بسم اللہ نہیں پڑھتا شیطان کہتا ہے، تم نے رات گذارنے کی جگہ کو بھی پالیا اور شام کا کھانا بھی پالیا۔

فائدہ: آج دنیا جنات اور شیاطین کے اثرات سے پریشان ہے اگر ہر ہر مؤمن بندہ اس کا اہتمام کرے کہ کھانے پینے کے وقت بھی بسم اللہ الخ پڑھے رات کو مکان کا دروازہ بند کرتے وقت بھی بسم اللہ الخ پڑھے تو اس عمل کی برکت سے جنات اور شیاطین کے اثرات بد سے حفاظت ہو جائیں۔

اگر کھانے کے شروع میں بسم اللہ بھول جائے

اسی لئے حکم ہے کہ اگر کوئی شخص کھانا شروع کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا بھول جائے جب یاد آئے اسی وقت بسم اللہ پڑھے لے۔

عن عائشة رضی الله عنها قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اکل احدکم فنسی ان یذکر الله علٰی طعام فلیقل بسم الله اوله وآخره (رواه الترمذی وابوداؤد مشکوة شریف: ۳۶۵)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں کوئی شخص کھانا کھائے اور وہ کھانے پر اللہ کا نام لینا (بسم اللہ پڑھنا) بھول جائے اس کو چاہئے (جب یاد آئے) یہ پڑھ لے "بسم اللہ اولہ وآخرہ" اس کے اول بھی بسم اللہ اور اس کے آخر بھی بسم اللہ۔

اور اگر شروع میں تو بسم اللہ پڑھی مگر بعد میں شریک ہونے والوں نے بسم اللہ نہیں پڑھی تو اول کھانے میں بسم اللہ پڑھنے کی وجہ سے برکت ہوتی ہے اور بعد میں بسم اللہ نہ پڑھنے والوں کی نحوست سے برکت اٹھ جاتی ہے۔

چنانچہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ ایک واقعہ نقل فرماتے ہیں جو خود حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں پیش آیا۔

عن ابی ایوب قال کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقرب طعام فلم ارطعاما کان اعظم برکة منه اول ما اکلنا ولا اقل برکة فی آخره، قلنا یارسول اللہ (صلی اللہ علیه وسلم) کیف هذا قال انا ذکرنا اسم اللہ علیه حین اکلنا ثم قعد من اکل ولم یسم اللہ فاکل معه الشیطان رواه فی شرح السنة.

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے، کھانا پیش کیا گیا ہم نے اول کھانے کے وقت اس سے زیادہ بابرکت اوراس کے آخر میں کم برکت والا کوئی کھانا نہیں دیکھا۔

ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کس طرح ہوگیا۔

آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا کہ ہم نے اول جب کھانا کھایابسم اللہ پڑھ کرکھایا پھرکھانے والا بیٹھ گیا پھر (دوبارہ جب اس نے کھایا) بسم اللہ نہیں پڑھی۔ یادوسراشخص کھانے کے لئے بیٹھااوراس نے کھانا کھایااور اس نے بسم اللہ نہیں پڑھی۔

جس کی وجہ سے شیطان نے اس کے ساتھ کھایا۔ (شیطان کے اس کے ساتھ کھانے کی وجہ سے برکت جاتی رہی)

ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی موجودگی میں ایک شخص بسم اللہ پڑھے بغیر کھانا کھاتا رہاجب اس کو یاد آیااس نے ”بسم اللہ اوله وآخره“ پڑھا شیطان نے سب کھایاہواقے کردیا۔

عن امية ابن مخشى رضى الله عنه قال كان رجل يأكل فلم يسم حتى لم يبق من طعامه الا لقمة فلما اخذها الى فيه قال بسم الله اوله وآخره فضحك النبى صلى الله عليه وسلم ثم قال ما زال الشيطان يأكل معه فلما ذكر اسم الله استقاء مافى بطنه. (رواه ابوداؤد مشكوة شريف: ۳٦۵)

امیۃ ابن مخشی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کھانا کھارہا تھااوراس نے بسم اللہ نہیں پڑھی یہاں تک کہ جب ایک لقمہ باقی رہ گیااوراس نے اس کو اپنے منہ کی طرف اٹھایااس وقت اس نے ''بسم الله اوله وآخره'' پڑھاپس آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسکرائے اور ارشادفرمایا کہ شیطان اس کے ساتھ برابرکھاتا رہااور جب اس نے بسم الله پڑھی تو اس نے (شیطان نے) سب کھایاہواقے کردیا۔

فائدہ: آج ہر آدمی کھانے میں بے برکتی کی شکایت کرتا ہے اگر کھانا کھاتے اور پانی پینے کے وقت بسم الله الخ پڑھ کر کھانے، پینے کا اہتمام کریں تو یہ شکایت ختم ہوجائے۔

بسم اللہ پڑھ کر دروازہ، مشکیزہ بند کرنا، برتن ڈھانکنا

اسی طرح رات کو بسم الله پڑھ کر دروازہ بند کرنے، کھانے، پینے کے برتنوں، اور مشکیزوں کو بھی بسم الله پڑھ کر بند کرنے کی تاکید ہے کہ بسم اللہ کی برکت سے یہ چیزیں شیطانی اثرات سے محفوظ ہوجاتی ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ حضرت رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد پاک نقل کرتے ہیں۔

واغلقوا الابواب واذكروا اسم الله فان الشيطان لايفتح بابا مغلقا واوكؤو قربكم واذكروا اسم الله وخمروا آنيتكم واذكروا اسم الله ولو ان تعرضوا عليه شيئا واطفؤوا مصابيحكم متفق عليه. مشكوة شريف: ۳۷۲.

بسم الله پڑھ کر دروازے بند کرلیا کرو اس لئے کہ شیطان بند دروازہ کو نہیں کھولتا یعنی بسم الله پڑھ کر جب دروازہ بند کیا جائے تو شیطان اس کو کھول نہیں سکتا اور بسم الله پڑھ کر اپنے مشکیزے بند کردیا کرو اور بسم الله پڑھ کر اپنے برتنوں کو ڈھانک دیا کرو اگرچہ کوئی چیز ہی اس پر رکھ دو۔ اور اپنے چراغ بجھا دیا کرو۔

بوقت جماع بسم اللہ

بیوی سے جماع کے وقت بھی بسم الله پڑھنے کا ذکر ہے کہ اگر کوئی شخص بوقت جماع بسم الله اور دعائے ماثورہ پڑھ لیتا ہے تو شیطان اس کو نقصان نہیں پہونچا سکتا۔

عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت ہے۔

لو ان احدكم اذا اتىٰ اهله قال بسم الله اللهم جنبنا الشيطان وجنب الشيطان مارزقتنا فقضى بينهما ولد لم يضره. (بخاری شريف: ۱/۲۶)

اگر تم میں ایک آدمی جب اپنی بیوی کے پاس آئے یہ دعا پڑھ لے۔

بسم الله اللهم جنبنا الشيطان وجنب الشيطان مارزقتنا.

بسم الله اے اللہ بچا ہم کو شیطان سے اور اس کو بھی شیطان سے بچا جو بچہ آپ ہم کو عطا فرمائیں۔ پھر اگر ان کو بچہ عطا کردیا جائے تو شیطان اس بچہ کو کوئی ضرر نہیں پہونچاتا۔

ہر حال میں بسم اللہ

اس حدیث شریف پر حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے باب قائم کیا ہے۔

باب التسمية عند كل حال وعند الوقاع.

ہر حال کے وقت اور جماع کے وقت بسم اللہ پڑھنا گویا حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے "عند كل حال" لاکر اس کی طرف اشارہ کیا ہے کہ بسم اللہ کو ہر ہر حالت میں پڑھنا چاہئے۔

اور استدلال اس سے کیا ہے کہ جب جماع کے وقت بھی بسم اللہ پڑھنے کی تاکید و ترغیب ہے اس سے معلوم ہوا کہ ہر ہر حالت میں ہر ہر موقع پر بسم اللہ پڑھنے کا اہتمام کرنا چاہئے۔

ضروری تنبیہ

البتہ عین جماع کے وقت جب آدمی برہنہ ہوتا ہے اس وقت اللہ کا نام لینا بے ادبی ہے اس لئے اس وقت بسم اللہ اور دعا نہیں پڑھنا چاہئے بلکہ برہنہ ہونے سے قبل ارادہ جماع کے وقت اس کو پڑھنا چاہئے۔

اس طرح بیت الخلاء میں قدمچہ پر بیٹھ کر ستر کھولنے کے بعد بسم اللہ اور دعا نہیں پڑھنا چاہئے کہ اس وقت پڑھنا بے ادبی ہونے کی وجہ سے مکروہ ہے، بلکہ بیت الخلاء میں داخل ہونے کے وقت پڑھنا چاہئے۔ فقط

فضائل بسم اللہ سے متعلق بعض احادیث مبارکہ اور واقعات

فضائل بسم اللہ سے متعلق بعض احادیث

بسم اللہ میں اسم اعظم

(۱) بسم اللہ الرحمن الرحیم اسم من اسماء اللہ تعالیٰ ومابینہ وبین اسم اللہ الاکبر الا کما بین سواد العین وبیاضھا (ابن النجار عن ابن عباسؓ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے بسم اللہ میں اور اللہ کے اسم اعظم میں بس اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا آنکھ کی سیاہی اور سفیدی میں فاصلہ ہے (یعنی کچھ بھی فاصلہ نہیں)

بسم اللہ عمدہ لکھنے پر مغفرت

(۲) من کتب بسم اللہ الرحمن الرحیم فجود غفر اللہ لہ (ابو نعیم فی تاریخ اصبھان وابن شتہ فی کتاب المصاحف عن انسؓ)

جس نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کو لکھا اور خوب خوشخطی سے لکھا اللہ اس کی بخشش فرمادیں گے (نثر المرجان:۹۵/۱)

جہنم سے نجات

(۳)...... من اراد ان ینجیہ اللہ من الزبانیۃ التسعۃ عشر الذین ھم خزنۃ جھنم فلیقرا بسم اللہ الرحمن الرحیم لیجعل اللہ تعالیٰ لہ بکل حرف منھا جنۃ من کل واحد. (تفسیر القرطبی عن ابن مسعودؓ)

جوشخص یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو انیس زبانیہ فرشتوں سے نجات دے

دیں جو دوزخ کے داروغے ہیں اس کو چاہئے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھے تا کہ اللہ تعالیٰ ان (انیس) حرفوں میں سے ایک ایک حرف کو اس کے لئے فرشتے سے ڈھال بنا دے (وہ فرشتے اپنے تمام افعال میں بسم اللہ پڑھتے ہیں بسم اللہ ہی کے ذریعہ ان کے اندر طاقت آتی ہے اور اسی کے ذریعہ وہ عذاب دینے پر قادر ہوتے ہیں)

بچہ کی بسم اللہ کی برکت

(۴) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المعلم اذا قال لصبی قل بسم اللہ الرحمن الرحیم فقال کتب اللہ براءۃ للصبی وبراءۃ للمعلم وبراءۃ لابویہ من النار (زھر الفردوس ۴/۹۴. مسند الفردوس حدیث رقم ۷۶۵۹. فضائل حفظ القرآن ص: ۱۱۹)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کا یہ فرمان روایت کرتے ہیں کہ جب استاد، بچے سے کہتا ہے پڑھو "بسم اللہ الرحمن الرحیم" پھر بچہ پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بچے کیلئے اور معلم اور اس کے والدین کیلئے جہنم سے آزادی لکھ دیتے ہیں۔

(زہر الفردوس ومسند الفردوس)

فائدہ: فضیلت بسم اللہ کے متعلق ایک ضمنی حدیث۔

بعض مواعظ...... کی کتابوں میں یہ حدیث درج ہے کہ جب کوئی بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتا ہے تو جنت کہتی ہے "لبیک وسعدیک اللھم ادخلہ الجنۃ" میں حاضر ہوں اور تابعدار ہوں اے اللہ! اس کو جنت میں داخل فرما دیجئے، اور جب کوئی تین بار سوال جنت کرے تو خود جنت کہتی ہے "اللھم ادخلہ الجنۃ" اور جب کوئی تین بار دوزخ سے پناہ مانگے تو خود دوزخ کہتی ہے "اللھم اجرہ من النار" بارالٰہا! اس شخص کو آگ سے پناہ دے۔

نزہۃ المجالس مع اردو ترجمہ خیر المجالس ص: ۵۴۶)

توریت کی ابتداء

(۵) تورات کا اولین مضمون یہ تھا "بسم الله الرحمن الرحیم قل تعالوا اتل ماحرم ربکم علیکم" (کعبؓ) (کعب احبارؓ ہی کی ایک اور روایت میں یہ ہے کہ تورات کا افتتاحی مضمون شروع سورۂ انعام کا مضمون ہے۔ تفسیر قرطبی: ۶/۳۸۲)

قرآن کریم کی سورت کی ابتداء اور انتہاء کی پہچان

(۶) عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں جب تک "بسم الله الرحمن الرحیم" نازل نہ ہوجاتی ہم سورت کا اختتام نہ پہچان سکتے تھے۔ "بسم الله" کے نازل ہونے کے بعد ہی ہم پہچانتے تھے کہ پہلی سورت ختم ہوگئی ہے اور اب دوسری سورت شروع ہوگئی ہے (مراسیل ابی داؤد عن سعید بن جبیر)

بچہ کی بسم اللہ کی برکت سے باپ کی مغفرت

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر کبیر میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا گزر ایک قبر پر ہوا جس میں میت کو عذاب دیا جارہا تھا دوبارہ جب وہاں سے گزر ہوا تو دیکھا کہ قبر میں میں رحمت کے فرشتے ہیں، عذاب کی تاریکی کے بجائے وہاں اب مغفرت کا نور ہے، آپ کو تعجب ہوا اللہ تعالیٰ سے اس عقدہ کو حل کرنے کی دعا کی تو اللہ نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ "یہ بندہ گنہگار تھا جس کی وجہ سے مبتلائے عذاب تھا، مرتے وقت اس کی بیوی امید سے تھی، اس کا بچہ پیدا ہوا، وہ بچہ مکتب میں داخل کر دیا گیا، استاد نے اسے پہلے دن بسم الله الرحمن الرحیم پڑھائی تب مجھے اپنے

بندے سے حیا آئی کہ میں زمین کے اندر اسے عذاب دیتا رہا ہوں جب کہ اس کا بیٹا زمین کے اوپر میرا نام لیتا ہے" (اور مجھ کو رحمٰن ورحیم کہتا ہے) (تفسیر کبیر)

بسم اللہ کی برکت سے ایمان کی دولت مل گئی

ایک یہودی ایک یہودیہ عورت پر عاشق ہوا وہ اس کے عشق میں مجنون سا ہوگیا اور کھانا پینا اس کو اچھا نہ لگتا تھا چنانچہ وہ عطاء اکبرؒ کے پاس آیا اور انہوں نے اس کا حال دریافت کیا اس کے بعد عطاء نے ایک کاغذ پر بسم اللہ لکھ دی اور اس سے فرمایا کہ اس کو نگل جا اللہ تعالیٰ تجھ کو اس سے تسلی دے یا اس عورت کو تیرے نصیب میں کردے جب اس نے اس کو نگلا تو کہا اے عطاءؒ بے شک میں نے ایمان کی حلاوت پائی اور میرے دل میں اس کا اثر ظاہر ہوا اور میں اس عورت کو بھول گیا، اب آپ میرے سامنے ایمان پیش کیجئے، عطاءؒ نے اس پر ایمان پیش کیا اور وہ بسم اللہ کی برکت سے مسلمان ہوگیا، اس کے بعد عورت نے اس کے اسلام کی خبر سنی وہ بھی عطاءؒ کے پاس آئی اور کہا اے مسلمانوں کے امام میں ہی وہ عورت ہوں جس کا اس یہودی نے آپ سے ذکر کیا تھا، جو مسلمان ہوا ہے اور میں نے گذشتہ شب کو اپنے خوب میں دیکھا ہے کہ میرے پاس ایک آنے والا آیا اور اس نے مجھ سے کہا اگر تو اپنا مقام جنت میں دیکھنا چاہتی ہے تو عطاءؒ کے پاس جا، وہ تجھے وہ مقام دکھا دے گا اب میں آپ کے پاس آئی ہوں پس آپ مجھ سے فرمایئے کہ جنت کہاں ہے؟ عطاءؒ نے اس سے کہا اگر تو جنت دیکھنا چاہتی ہے تو پہلے تجھ پر لازم ہے کہ اس کا دروازہ کھول اس کے بعد اس میں داخل ہو، اس عورت نے کہا میں اس کا دروازہ کیونکر کھولوں عطاءؒ نے فرمایا کہ "**بسم اللہ الرحمن الرحیم**" کہو چنانچہ اس نے کہا پھر اس عورت نے کہا کہ اے عطاءؒ میں اپنے دل میں نور پاتی ہوں اور اللہ تعالیٰ کی خدائی اور عالم آخرت دیکھتی ہوں آپ مجھ پر اسلام پیش کیجئے چنانچہ عطاءؒ نے اس پر اسلام پیش کیا اور وہ بسم اللہ کی

برکت سے مسلمان ہوگئی، پھر وہ اپنے گھر گئی اور اس رات سوئی تو اس نے اپنے خواب میں دیکھا کہ وہ جنت میں داخل ہوئی اور محلات اور قبے دیکھے اور اس میں ایک قبہ دیکھا جس پر لکھا ہوا ہے "**بسم اللہ الرحمن الرحیم لآالہ الا اللہ محمد رسول اللہ**" اس عورت نے اس کو پڑھا ناگاہ ایک منادی کو سنا کہ وہ کہتا ہے اے پڑھنے والی بی بی! ایسے ہی اللہ تعالیٰ نے تجھ کو وہ تمام چیزیں دے دیں جن کو تو نے پڑھا اور دیکھا ہے، اس کے بعد وہ عورت بیدار ہوئی اور کہا الٰہی میں جنت میں داخل ہو چکی تھی پس تو نے مجھے اس سے باہر کر دیا، اے معبود تو اپنی قدرت سے مجھے دنیا کے غم سے نکال دے جب وہ اپنی دعا سے فارغ ہوئی تو اس کا گھر اس پر گر پڑا اور مر کر شہید ہوگئی اللہ تعالیٰ نے **بسم اللہ الرحمن الرحیم** اور **الحمد** کی برکت سے اس پر رحم فرمایا۔ (انوار محبوبی)

بسم اللہ کی برکت سے زہر بے اثر ہوگیا

ابو مسلم خولانیؒ کی ایک لونڈی تھی جو ان سے بغض و عداوت رکھتی تھی اور ان کو زہر پلاتی تھی لیکن وہ ان پر کچھ اثر نہ کرتا تھا جب اس طرح ایک عرصہ گزر گیا تو اس لونڈی نے ابو مسلم سے کہا کہ میں نے تمہیں زمانہ دراز تک زہر پلایا مگر وہ تم پر اثر انداز نہیں ہوا، ابو مسلم نے اس سے کہا کہ تو یہ کیوں کرتی رہی ہے؟ اس نے یہ کہا کہ تم بہت بوڑھے ہوگئے ہو، ابو مسلم نے اس سے کہا کہ زہر کے اثر نہ کرنے کی وجہ یہ ہے میں کھانے اور پینے کے وقت **بسم اللہ الرحمن الرحیم** پڑھتا ہوں، پھر انہوں نے اس لونڈی کو آزاد کر دیا۔ (انوار محبوبی)

تنبیہ: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی مشہور ہے کہ انھوں نے **بسم اللہ** پڑھ کر زہر کا پیالہ پیا اور ان پر زہر کا کچھ اثر نہیں ہوا۔

حکمت ودانائی

منصور بن عمار کی توبہ کا سبب یہ ہوا کہ انہوں نے راستے میں ایک پرچہ پایا جس میں **بسم اللہ الرحمن الرحیم** لکھی ہوئی تھی اس کو رکھنے کیلئے کوئی جگہ نہ ملی تو اسے چبا گئے رات کو خواب میں دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے اس پرچہ کے احترام واعزاز کے سبب حق سبحانہ تعالیٰ نے تجھ پر حکمت کے دروازے کھول دیئے ہیں۔

حضرت بشر حافیؒ کی توبہ کا سبب

حضرت بشر بن حارث حافی رحمۃ اللہ علیہ کی توبہ کا سبب یہ ہوا کہ انہوں نے دیکھا کہ ایک ٹکڑا سر راہ پڑا، پاؤں کے نیچے روندا جا رہا ہے انہوں نے اسے اٹھایا تو اس میں اللہ تعالیٰ کا نام مبارک **بسم اللہ الرحمن الرحیم** لکھا ہوا تھا انہوں نے ایک درہم کا عطر خرید کر اسے لگایا اور دیوار کی دراز میں رکھدیا رات جب سوئے تو خواب میں دیکھا کوئی کہہ رہا ہے اے بشر تو نے میرے نام کو معطر کیا ہے، میں تیرے نام کو دنیا وآخرت میں معطر کروں گا چنانچہ ایسا ہی ہوا ابتداء ان کی زندگی اچھی نہ تھی اس واقعہ کے بعد انہوں نے پکی سچی توبہ کر کے مجاہدات شروع کئے اور اونچے درجہ کے اولیاء اللہ میں شامل ہو گئے حتی کہ مشہور ہے کہ ان کیلئے طے ارض ہوتا تھا اور ان کے طے ارض کے بہت سے واقعات مشہور ہیں اور پھر ان پر ادب کا اس درجہ غلبہ ہوا کہ زمین پر ننگے پیر چلتے تھے اور فرماتے تھے کہ زمین شاہی فرش ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "**والارض فرشنھا فنعم الماھدون**" کہ ہم نے زمین کو فرش بنایا ہے اور ہم کتنا اچھا فرش بچھانے والے ہیں، اور شاہی فرش پر جوتا پہن کر چلنا بے ادبی ہے اسلئے زمین پر ننگے پیر چلتے تھے اسی لئے ان کو حافی کہا جاتا ہے حافی ننگے پیر آدمی کو ہی کہتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی ان کے ساتھ یہ معاملہ تھا کہ جن راستوں سے حضرت بشر حافی گذرتے تھے ان راستوں پر جانور پائخانہ وغیرہ نہیں کرتے تھے۔

ربوبیت کی دو قسمیں

ایک محقق عارف نے بیان کیا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم میں اسم اعظم ہے کیونکہ اس کو ربوبیت کی طرف منسوب کیا جاتا ہے تو اس کی دو قسمیں ہوسکتی ہیں، ایک قسم وہ جس کی وجہ سے تعظیم کا اظہار ہے اور ایک قسم وہ جس سے شان کی بلندی ظاہر ہوتی ہے، ایک یہ کہ تعظیم اللہ کی وہ چادر ہے جو عالم میں ہمیشہ قائم ہے اور مخلوق میں پھیلی ہوئی ہے کیونکہ مقربین اور اصحاب الیمین کی تعریف کے بعد "فسبح باسم ربک العظیم" ہے اور حق الیقین کے بعد مکذبین الضالین کی تعریف آئی ہے، تو جس شخص کو مقربین، اصحاب الیمین اور مکذبین کا راز معلوم ہوگیا ہے اور حق الیقین کا درجہ حاصل ہوگیا ہے اس نے عالم میں اللہ تعالیٰ کی پوری پوری عظمت کا مشاہدہ کرلیا اور اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم کو بخوبی جان لیا۔

دوسرا پہلو یہ ہے کہ اوپر سے نیچے کی طرف ہر اس شخص کے لئے جس کا دل خاکی میں اور حجابی کشف سے پاک صاف ہے کیونکہ شکلیں دو ہی قسم کی ہیں ایک ہبوطی اور دوسری عروجی اور یہ مذکورہ شکل ہبوطی ہے کیونکہ اسم اعظم دائرۂ حسیہ حقیقہ ترکیبہ میں شامل ہے اور شکل عروجی اسم کی اضافت ہے ربوبیت کی طرف لہٰذا مراتب علویہ تینوں پہلو سے شہودی ہیں ارواح قدسیہ میں اس کے بعد مقربین اور اس کے بعد اصحاب الیمین ہیں اور مراتب سفلیہ تین ہیں۔

الذی خلق فسویٰ والذی قدر فھدیٰ والذی اخرج المرعیٰ:
تو مراتب علویہ عالم ایجاد میں مراتب سفلیہ کا باطن ہیں اور مراتب سفلیہ ظاہر ہیں اور اسم ربوبیت موجودات میں ظہور پذیر ہوتا ہے اور اسم الوہیت حقائق موجودات

پر غالب ہے تو جب اسم اللہ یعنی بسم اللہ کو مضاف کیا جائے تو رحمانیت ظاہر ہوتی ہے تو عظمت اور علو ربوبیت کی صفت ہے اور رحمانیت الوہیت کی صفت ہے مگر ربوبیت ظاہر ہے اور الوہیت باطن ہے، اور یہ نسبت "فسبح" کی ہی ہے اور اسم کی نسبت اسم اللہ کی سی نسبت ہے اور اقراء کی نسبت بسم کی سی نسبت ہے اور اسم کی نسبت اللہ کی سی نسبت ہے اور "ربک" کی نسبت رحمان کی سی نسبت ہے، اور "الذی خلق" کی نسبت رحیم کی سی نسبت ہے مگر یہ تین نسبتیں نیچے سے اوپر ترقی کرتی ہیں اور وہ تین اوپر سے نیچے کو آتی ہیں اور سفلیات کی کنجیاں علویات کے بعد ہیں تو "سبح باسمک" غیبت ہے اور "سبح اسم ربک الاعلی" دوسری غیبت ہے اور "اقرأباسم ربک الذی خلق" تیسری غیبت ہے اور بسم اللہ الرحمن الرحیم غیبت ہے اور ایسا ہی قرآن کریم میں سب سمجھنا چاہئے۔

تسمیہ کے اسرار

بسم اللہ الرحمن الرحیم تین عالم پر مشتمل ہے "عالم الملک، عالم الخلق اور عالم الامر" چنانچہ ارشاد الٰہی ہے "الا له الخلق و الامر" اور بسم اللہ تمام عالموں کے بارے میں فائدہ مند ہے اور اس میں ابتداء وانتہا کا بھید ہے اور اس میں توحید کے مراتب ہیں کیونکہ بسم اللہ مقابل ہے "شهد الله" کے الرحمٰن مقابل ہے "والملائكة" کے اور "الرحیم" مقابل ہے "واولوا العلم" کے، لہٰذا بسم اللہ کا اول اس کے آخر اور اس کا ظاہر اس کے باطن کی طرح ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسی سے موجودات کا درخت پیدا کیا اور اسی سے مخفی امور کے راز ظاہر فرمائے اسی لئے جو آدمی کثرت سے بسم اللہ کا ورد کرے وہ علوی وسفلی دونوں قسم کی مخلوقات کے

نزدیک باہیبت ہو جاتا ہے اور جو شخص اس کے وہ راز جو اللہ تعالیٰ نے اس میں رکھے ہیں جان لے اور انہیں کسی چیز پر لکھا دے تو وہ آگ میں نہیں جلے گی اور اسی میں اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم کا بھید ہے۔

ایک اہم وظیفہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی کو کوئی حاجت ہو تو وہ بدھ جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھے اور جمعہ کے دن اچھی طرح صاف ستھرا ہو کر جمعہ کی نماز کو جاتا ہوا راستہ میں ایک یا دو یا تین روٹیاں خیرات کر دے اور نماز جمعہ سے فارغ ہو کر یہ دعا پڑھے۔

" اَللّٰھُمَ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِاسْمِکَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الَّذِی لاَ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ وَاَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمَ الَّذِیْ لَاتَأْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَانَوْمٌ الَّذِیْ مَلأَتْ عَظْمَتُہُ السَّمٰوَاتِ وَلَارْضَ وَاَسْئَلُکَ بِاسْمَکَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الَّذِیْ عَنَتْ لَہُ الْوُجُوْہُ وَخَضَعَتْ لَہٗ الرِّقَابُ وَخَشَعَتْ لَہٗ الْاَبْصَارُ وَوَجِلَتْ مِنْہُ الْقُلُوْبُ وَذَرَفَتْ مِنْہُ الْعُیُوْنُ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی سَیِدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تُعْطِیَنِیْ حَاجَتِیْ وَھِیَ کَذَا وَکَذَا".

تو اس کی حاجت فوراً پوری ہو جائے گی اور آپؓ فرمایا کرتے تھے کہ یہ عمل جاہل بیوقوفوں کو ہرگز نہ بتاؤ ایسا نہ ہو کہ وہ کسی کے نقصان کیلئے یہ دعا پڑھ دیں اور وہ قبول ہو جائے۔

ایک اور وظیفہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو حاجت مند آدمی اچھی طرح وضو کرے دو رکعت نماز پڑھے پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور دوسری میں فاتحہ اور آمن الرسول آخر تک پڑھے اور تشہد پڑھ کر اور سلام پھیر کر یہ دعا مانگے۔

"اَللّٰھُمَّ یَا مُوْنِسَ کُلِّ وَحِیْدٍ وَیَاصَاحِبَ کُلِّ فَرِیْدٍ وَیَاقَرِیْبًا غَیْرَ بَعِیْدٍ وَیَاشَاھِداً غَیْرَ غَائِبٍ وَیَاغَالِبًا غَیْرَ مَغْلُوْبٍ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ اَللّٰھُمَ اِنّیْ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الْحَیِّ الْقَیُّوْمِ الَّذِیْ عَنَتْ لَہُ الْوُجُوْہُ وَخَشَعَتْ لَہٗ الْاَصْوَاتُ وَوَجَلت مِنْ خَشْیَتِہٖ الْقُلُوْبُ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی سَیِدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَقْضِیَ لِیْ کَذَا وَکَذَا" (کَذَا وَکَذَا کی جگہ اپنی حاجت کو ذہن میں لائے)۔

قضاء حاجت کیلئے ایک وظیفہ

میں نے ایک عارف کا لکھا ہوا دیکھا ہے کہ حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر کسی کو بہت ہی سخت حاجت پیش آئے تو وہ ایک کاغذ کے ٹکڑے میں لکھے۔

"بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مِنَ الْعَبْدِ الذَّلِیْلِ اِلَی الرَّبِّ الْجَلِیْلِ رَبِّ اِنِّی مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ"۔

پھر اس کاغذ کو بہتے ہوئے پانی میں ڈال دے اور کہے:

اِلٰهِیْ بِمُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّيِّبِيْنَ وَصَحْبِهِ
الْمُرْتَضِيْنَ اِقْضِ حَاجَتِیْ يَا اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ"

اور جو حاجت ہو اس کا نام لے ان شاء اللہ اس کی حاجت پوری ہو جائے گی۔

بعض بزرگوں سے منقول ہے کہ جو شخص بسم الله الرحمن الرحيم بارہ ہزار مرتبہ پڑھے اور ہر ہزار کے بعد دو رکعت نفل ادا کرے اور جو حاجت ہو اس کے پورے ہونے کی دعا مانگے پھر پڑھنا شروع کر دے اور ہر ہزار پر دو نفل بھی پڑھے اور دعا بھی مانگے اسی طرح بارہ ہزار ختم کرے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کی حاجت پوری ہو گی۔

اگر کوئی ضرورت مند آدمی صبح کی نماز کے بعد بولنے سے پہلے مذکورہ ذیل دعا پڑھے تو اس کی ضرورت پوری ہو گی۔

دعا یہ ہے:

بسم الله الرحمن الرحيم ولاحول ولاقوة الا بالله العلى العظيم ياحى يا قيوم يا حكيم يا قديم يا دائم يا فرد يا وتر يا احد يا صمد.

شیخ باخمیم نے شیخ عبدالنور کو خط میں لکھا کہ اے دوست میں آپ کو اسم اعظم کا تحفہ دیتا ہوں، صبح کی نماز کے بعد ۷۰ مرتبہ یوں دعا مانگو:

بسم الله الرحمن الرحيم ولاحول ولاقوة الا بالله العلى العظيم يا حى يا قيوم يا قديم يا دائم يا صمد يا ودود يا وتر يا ذاالجلال والاكرام.

احادیث مذکورہ بالا سے معلوم ہو گیا کہ شریعت اسلامیہ میں ہر ہر کام کرنے کے موقع پر بسم اللہ شریف پڑھنے کی تاکید وترغیب ہے۔

نسخۂ کیمیاء

درحقیقت، بسم الله الرحمن الرحیم ایک نسخۂ کیمیا ہے جو بطور خاص اس امت کو عطا ہوا ہے کہ بندہ بسم اللہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم کے ذریعہ حق تعالیٰ شانہ کی عظمت وجلال اور اس کے صفات کمالیہ ورحمانیہ کا واسطہ دے کر اپنے خالق ومالک سے اپنی مدد ونصرت کی درخواست کرتا ہے۔ جس کے ذریعہ حق تعالیٰ شانہ کی مدد ونصرت بندہ کے شامل حال ہوجاتی ہے۔

نیز اس عمل کے ذریعہ کہ بندہ ہر کام کرتے ہوئے بسم الله کا ورد کرے بندہ کا حق تعالیٰ شانہ سے ایک خاص تعلق اور خاص رابطہ ہوجاتا ہے گویا بندہ ہر وقت اپنے خالق ومالک کے ساتھ مشغول ہے اور ہر کام کے وقت اپنی عاجزی وبے کسی اور بے بسی ظاہر کر کے اپنے خالق ومالک سے فریاد کر رہا ہے جس کی وجہ سے اس خالق ومالک اور "رحمن" و "رحیم" کی قدرت ورحمت اس کو اپنے آغوش میں لئے ہوئے ہے۔

کوئی انسان کسی دنیوی حاکم سے تعلق رکھتا ہے اور اپنی اطاعت وفرمانبرداری اپنی وفاداری کا پورا ثبوت دیتا ہے اور پھر اپنی کسی ضرورت میں اس سے درخواست کرتا ہے یقیناً وہ حاکم اس کی مدد کیلئے اپنی پوری قوت صرف کر دیتا ہے۔

پھر خالق ومالک جو زبردست قدرت والا بھی ہے اپنے بندوں پر "رحمن" و "رحیم" بھی ہے جب اس کی قدرت ورحمت کسی بندہ کے شامل ہوگی وہ کس طرح محروم رہ سکتا ہے۔

غرض کہ بسم الله الرحمن الرحیم عجیب نسخۂ کیمیا اور نسخۂ اکسیر ہے جس کی وجہ سے بندہ کا تعلق اپنے خالق ومالک کے ساتھ انتہائی قوی اور مضبوط ہوجاتا ہے اور حق تعالیٰ شانہ کی نصرت ورحمت بندہ کے شامل حال ہوجاتی ہے اور اگر غور کیا

جائے پورے قرآن پاک کا مقصد یہی ہے کہ بندہ کا تعلق اپنے خالق و مالک سے ہو جائے اور اس کی نصرت و رحمت بندہ کے شامل حال ہو جائے اسی وجہ سے کہا گیا ہے کہ پورے قرآن پاک کا خلاصہ الحمد شریف ہے اور الحمد شریف کا خلاصہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہے اور پوری بسم اللہ کا خلاصہ اس کی 'با' میں ہے چونکہ 'با' رابطہ اور جوڑ کے لئے آتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ بندہ اپنے رب خالق و مالک جل شانہ سے جڑ جائے اور اپنا صحیح تعلق قائم کر لے۔

حق تعالیٰ شانہ ہم سب کو اس نسخۂ اکسیر کی صحیح قدر دانی کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی ذات عالی کا صحیح تعلق نصیب فرمائے آمین۔

سات سو برس کی عبادت کا ثواب

زہرۃ الریاض میں لکھا ہے کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب خداوند تعالیٰ نے لوح و قلم کو پیدا کیا اور قلم کو حکم کیا کہ لکھدے ہر چیز کا نوشتہ جو کچھ ہونے والا ہے، اور **بسم اللہ الرحمن الرحیم** سے شروع کر قلم نے نہایت ادب سے ہزار برس میں لوح محفوظ میں **بسم اللہ الرحمن الرحیم** لکھی، پھر ارشاد ہوا کہ قسم ہے مجھے اپنی عزت و جلال کی کہ جو کوئی امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے باادب **بسم اللہ الرحمن الرحیم** کو ایک بار پڑھے گا اس کے نامۂ اعمال میں سات سو برس کی عبادت کا ثواب لکھا جائے گا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی

زہرۃ الریاض میں یہ بھی مذکور ہے کہ جب خداوند تعالیٰ نے چاہا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو دنیا میں بادشاہت عنایت ہو جن وانس وطیور، ہوا، ان کے تابع

ہوں، اس وقت جبرئیل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ بادشاہت کی انگوٹھی لے جا کر سلیمان علیہ السلام کو دے کہ وہ اس کی برکت سے تمام روئے زمین پر خلافت کرے، جبرئیل علیہ السلام اس انگوٹھی کو لے کر فرشتوں کے ہمراہ حق سبحانہ تعالیٰ کی تسبیح وتقدس کرتے ہوئے آسمان سے اترے اور حضرت سلیمان علیہ السلام کو وہ انگوٹھی دی اور کہا کہ یہ ہدیہ آپ کو مبارک ہو اور سجدۂ شکر بجا لایئے، حضرت سلیمان علیہ السلام نے نہایت خوش ہو کر بنی اسرائیل کو ہمراہ لے کر سجدۂ شکر ادا کیا اور اس انگوٹھی کے سبب سے تمام روئے زمیں پر قبضہ کر کے سلطنت کی، ستائیسویں تاریخ رمضان المبارک کی جمعہ کے دن اس انگوٹھی کا نزول ہوا اور اس میں تین سطریں نوری خط میں لکھی ہوئی تھیں، پہلی سطر میں **بسم اللہ**، دوسری میں **لا آلہ الا اللہ**، تیسری سطر میں **محمد رسول اللہ**۔

جب حضرت سلیمان علیہ السلام کا انتقال ہو گیا وہ انگوٹھی پھر دنیا سے اٹھ گئی، پھر جب ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو پھر کامل **بسم اللہ الرحمن الرحیم** کا نزول ہوا اور ہمارے حضرت کو کل مخلوقات کا نبی بنایا، اور آپ کی امت کے تمام مسلمان مرد اور عورت کی زبان پر جاری کیا بلکہ دلوں پر نقش کیا، اور تا قیامت واسطے ہدایت بنی آدم کے ہمیشہ کو باقی رکھا۔

بسم اللہ کا نزول

اسرار الفاتحہ میں مذکور ہے، حدیث شریف میں آیا ہے کہ میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور ایک ریشمی کپڑے کا پارچہ عمدہ تحفے میں لائے اس میں ایک کاغذ لپٹا ہوا تھا جس میں بخط نورانی لکھا تھا۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

بسم اللہ ہر مرض کیلئے شفا ہے

ایک اور حدیث میں ہے جس کے راوی حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں کہ جب **بسم اللہ الرحمن الرحیم** نازل ہوئی ابر ہٹ گیا، ہوا ٹھہر گئی، دریا جوش میں آیا، چوپایوں نے کان ڈال دیئے، شیاطین راندے گئے، پہاڑ چلا اٹھے، ایک دھواں سا پھیل گیا کہ اس سے تمام مکہ معظّمہ دھواں دھار ہو گیا، اللہ جل شانہ نے قسم کھائی کہ مجھ کو اپنے عزت وجلال کی قسم ہے کہ:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ہر مرض کی دوا ہے اور ہر ایک مریض کے حق میں شفا ہے، اور پڑھنے والے کو سو نیکیوں کا ثواب ملے گا جنت میں داخل بے حساب ہوگا اور جس چیز پر پڑھی جاوے گی موجب برکت ہوگی۔ **فالحمد للہ**

بیت

ہر دمش با من دل سوختہ لطفے دگر است
ایں گدا بیں کہ چہ شائستہ انعام افتاد

بسم اللہ زینت الفاتحہ ہے

تفاسیر بینہ میں ہے کہ خداوند تعالیٰ نے بادشاہوں کو حضرت سلیمان علیہ السلام سے زینت دی اور پہاڑوں کو طور سینا سے اور تمام شہروں کو مدینہ ومکہ سے اور صحراؤں کو وادی ایمن سے، اور مکانوں کو بیت المقدس سے، اور عبادت خانوں کو خانۂ کعبہ سے، اور زیارت گاہوں کو مدینہ منورہ سے اور درختوں کو نخل طوبیٰ سے اور نہروں کو حوض کوثر سے، اور تمام مخلوق کو بنی آدم سے، اور آسمان دنیا کو

ستاروں سے اور ملائکہ کو جبرئیل علیہ السلام سے، اور جنتیوں کو حور وقصور سے اور تمام شہدا کو حضرات حسنین علیہم السلام سے، اور شجاعوں کو حضرت علی کرم اللہ وجہ سے اور سخیوں کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے، اور عادلوں کو حضرت عمر فاروق عادل رضی اللہ عنہ سے، اور صدیقوں کو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے، اور تمام نبیوں اور سولوں کو ہمارے جناب سرور عالم محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور تمام کتابوں کو قرآن مجید سے اور قرآن مجید کو سوۂ فاتحہ سے، اور سورۂ فاتحہ کو

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

سے، کیونکہ اس میں اسم اعظم ہے، اور جس کو اسم اعظم بالتحقیق معلوم ہو اس کو پھر کسی اور عمل اور وظیفے کی حاجت نہیں، جو کار برآری کے واسطے کچھ اور پڑھتا پھرے یا کسی کے پاس اپنی کچھ آرزو وتمنا دنیوی یا دینی لے کر جائے۔

بسم اللہ آیت رحمت ہے

امام اجل ابوسعید احمد حنفی اپنی تفسیر میں افادہ فرماتے ہیں کہ حقیقت میں اگر اللہ تعالیٰ کو عالم پر رحمت مدنظر نہ ہوتی تو رحمٰن اور رحیم کی جگہ پر جبارا اور قھار مقرر فرمایا ہوتا، کیونکہ جہاں غضب متصور ہوتا ہے وہاں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

نہیں لکھی جاتی، چنانچہ مثل اور سورتوں کے سورۂ برات بھی ہے، مگر اس سورت میں مشرکوں پر قہر وقہاری کا بیان ہے اور

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

آیت رحمت ہے، تو قہر اور رحمت دونوں ایک جگہ نہیں ہو سکتے، اسی واسطے اس میں بسم اللہ نہیں۔

اور جانور ذبح کرتے وقت بسم اللہ، اللہ اکبر کہتے ہیں، اور رحمٰن و رحیم نہیں کہتے۔

پس یہی وجہ ہے کہ یہ دونوں نام رحمت کے ہیں اور صورت ذبح کی قہاری پر دلالت کرتی ہے، اور اس سے رحمت الٰہی صاف ظاہر ہے، اور یہ فقط جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا باعث ہے کہ آپ کے طفیل سے آپ کی امت پر یہ عنایت ہوئی، کیونکہ جناب رحمۃ للعالمین یعنی ہمارے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے اسم رؤف و رحیم عنایت فرمایا، اور آپ کی رحمت نے تمام عالم کو چھپالیا، اور واسطے تصدیق رحمت کے اور صاف کھول کے کہہ دیا۔

"وما ارسلناک الا رحمة للعالمین"

ترجمہ: اے پیغمبر، ہم نے تمہیں رحمت ہی رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ (آسان ترجمہ)

پس آدمی کو چاہئے کہ ایسے نبی محبوب پر ہمیشہ درود وسلام پڑھتا رہے، اور یہ آیت کریمہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کو ہردم زبان پر طہارت میں جاری رکھے، اگر یہ ممکن نہ ہو تو ستر بار ہر نماز کے بعد پڑھتا رہے، اس کے بڑے بڑے فائدے ہیں۔

دس ہزار نیکیاں

کتب صحاح میں حدیث ہے کہ جس وقت کوئی بندۂ مسلمان کہتا ہے:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تو فرشتوں کو حکم ہوتا ہے لکھو اس بندے کے واسطے ہزار نیکیاں وہ فرشتے راہ تعجب سے عرض کرتے ہیں کہ اتنے سے عمل خفیف کے بدلے ہزار نیکیاں، تو حکم ہوتا ہے کہ اچھا دو ہزار نیکیاں لکھو، پھر فرشتوں کو اور بھی زیادہ تعجب گذرتا ہے، پھر حکم ہوتا ہے اچھا تین ہزار نیکیاں، آخر دس ہزار نیکیوں تک نوبت پہنچتی ہے، تب فرشتے چپ رہ

جاتے ہیں، اس وقت وہ پاک پروردگار فرماتا ہے کہ قسم ہے مجھ کو اپنی عزت وجلال کی اے فرشتو اگر تم میری رحمت کی وسعت میں کمی کرتے اور تنگی پکڑتے چپ نہ ہوتے تو قیامت تک یوں ہی اپنے بندے کی نیکیاں بڑھائے چلا جاتا۔ واللہ اعلم

شیر اور بھیڑیوں سے بکریوں کی حفاظت

حکایت: منقول ہے کہ ایک بزرگ اللہ والے جنگل میں بکریاں چراتے تھے شیر بھیڑیے نہ ستاتے تھے کسی نے پوچھا کہ شیر بھیڑیوں نے بکریوں سے کیسے محبت جمائی فرمایا جیسے چرواہے نے خداوند عالم سے ربط بڑھایا اور

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کو زبان ودل پر جاری کیا، یہ اس کی تاثیر ہے ورنہ بندہ تو ناچیز ہے۔

بسم اللہ کی آواز سے جادو بھول جانا

ملفوظات متکلمین میں لکھا ہے کہ ایک شخص نے جادو سیکھنے کا ارادہ کیا استاد نے کہا جادو سیکھنے کی یہ شرط ہے کہ چالیس دن نام خدا زبان سے نہ لینا اور قرآن کی آیت میں سے کچھ نہ پڑھنا جب تجھ کو جادو آئے گا، اس شخص نے ایسا ہی کیا چند دنوں میں سیکھ کے پکا جادوگر ہوا، اتفاقاً ایک روز کسی مکتب میں اس جادوگر کا گذر ہوا، کسی لڑکے کے منہ سے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کی آواز اس کے کان میں پہنچی، اس آواز کے سنتے ہی جو کچھ جادو اس نے سیکھا تھا اسی وقت بھول گیا، گویا کبھی کچھ جانتا ہی نہ تھا، سبحان اللہ کیا تاثیر ہے کہ ایک لڑکے نے مکتب میں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

کو پڑھا اور اس کی آواز سے جادوگر کا جادو مٹ گیا، اور سب کلمات جادو کے اس کی زبان اور دل سے فراموش ہو گئے، تو جو مسلمان صدق دل سے اور خالص نیت سے

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

رکھتے ہیں اگر وہ اس شیطانی اور خیالات نفسانی سے محفوظ رہیں، خداوند کریم کے کرم و فضل سے کیا تعجب ہے۔

شہر بسطام میں جادو کا اثر نہ ہونا

ترجیح العاشقین میں لکھا ہے کہ شہر بسطام میں ایک جوان خوبصورت کسی صاحب جمال عورت پر عاشق ہوا مدت تک اس کی جستجوئے وصال میں پریشان رہا، لیکن اس کا مقصد کسی طرح حاصل نہ ہوا آخر خاک چھانتا مصیبت جھیلتا ولایت کے جادوگروں کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ کوئی ایسی ترکیب کرو جس میں میرا مطلب حاصل ہو جو کچھ مال درکار ہو مجھ سے لو، جادوگروں نے کہا کہ ہم کو ایسا جادو آتا ہے کہ بہت آسانی سے تیرا مطلب پورا ہو جائے، تیری مراد برآئے، بیان کر کیا تمنا رکھتا ہے، اس نے کہا کہ میرا ایک معشوق ہے شہر بسطام میں، وصال کی آرزو رکھتا ہوں، جادوگروں نے جو بسطام کا نام سنا، سناٹے میں آگئے چپ ہو رہے جوان نے پوچھا یارو تم نے کیوں سکوت کیا؟ جادوگروں نے جواب دیا کہ بسطام میں ہمارا جادو کچھ اثر نہیں کرتا اسلئے کہ وہاں ایک شخص بایزید بسطامی رہتے ہیں، ان کے سبب سے ہمارا جادو کچھ اثر نہیں رکھتا کہ وہاں کی خلقت رات دن

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اور **لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ** کا ورد رکھتی ہے۔

وہ شخص ناامید ہوا اور اس نے اپنے گھر کا راستہ لیا مسلمانوں نے دیکھا کہ جب شہر بسطام بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی حمایت سے جادوگروں کے جادو سے محفوظ رہا، پھر جس دل میں ذکر خدا سمایا ہو وہ کیونکر نہ حافظ حقیقی کی حمایت سے کار شیطانی سے محفوظ رہے گا۔

بسم اللہ جمیع اذکار کا جوہر ہے

نقل ہے سلطان العارفین کا معمول تھا ہر دم زبان پر

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

جاری رکھتے کسی نے پوچھا کہ اے شیخ اس کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا کہ دنیا کا ذکر اندھیر ہے کہ قلب پر تاریکی لاتا ہے، اور ذکر بہشت کا حور وقصور کے واسطے قابل نفرت اور ذکر دوزخ قابل افسوس اور ذکر حق سبحانہ تعالیٰ سے قلب کو نور اور دل کو سرور حاصل ہوتا ہے۔

اس سائل نے پوچھا کہ میں نے سنا ہے کہ خداوند تعالیٰ نے آپ کو ایسا عالی مرتبہ عنایت فرمایا ہے کہ آپ دریا میں بے لاگ بطور خشکی کے چلتے پھرتے ہیں، فرمایا کہ یہ کمال کی بات نہیں ہے۔

مصرعہ: خاشاک نیز بر سر دریا گذر کند

یعنی کوڑا کرکٹ پانی میں اوپر ہی اوپر بہتا ہے۔

پھر اس نے عرض کیا کہ میں نے سنا ہے کہ خداوند عالم سے آپنے وہ مرتبہ پایا ہے کہ آپ مثل فرشتوں کے ہوا پر اُڑتے ہیں، فرمایا: کہ یہ اس سے بھی برتر ہے۔

مصرعہ: بر ہوا مور و ملخ ہم می پرند

ہوا پر چیونٹی اور ٹڈی بھی اڑتی ہیں۔

اس پوچھنے والے نے کہا یا شیخ پھر کمال کی بات کیا چیز ہے؟ فرمایا: کہ ہر دم دل اور زبان ایزدسبحان کی یاد میں مشغول رہے، اور کبھی کسی حال میں بھولے سے بھی اس کی یاد دل سے نہ بھولے، انسانیت اسی کا نام ہے، اور

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

جامع جمیع اذکار کا جوہر ہے اس کا ورد خوب ہے۔

بسم اللہ کی برکت کا عجیب واقعہ

لمعان صوفیہ میں مرقوم ہے کہ کوئی واعظ اللہ والے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کے فضائل کسی مجلس میں بیان فرماتے تھے کہ ایک یہودی کی بیٹی نا کتخدا بھی اس جلسے میں موجود تھی تاثیر اس آیت کریمہ کی اس کے دل پر اثر کرگئی، فوراً اسلام قبول کرلیا، اس وقت سے اس لڑکی کے زبان زد

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ہوگیا چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھے ہر بات میں اس کا یہی تکیہ کلام تھا، اس وجہ سے اس کے ماں باپ نہایت درجہ اس سے ناراض رہتے طرح طرح کی اس کو تکلیفیں دیتے، چاہتے تھے کہ کوئی الزام رکھیں اور مار ڈالیں ورنہ برادری میں بات ہیٹی ہوگی، اور اس بات کے ظاہر ہونے سے نہایت شرمندگی ہوگی، کہتے ہیں کہ اس لڑکی کا باپ بادشاہ وقت کا وزیر تھا، مہر کی انگوٹھی خاص اس کے پاس رہتی تھی ایک روز بیٹی کو وہ مہر سپرد کی اس نے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کہہ کے لے لی، اور

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کہہ کے اپنی جیب میں رکھ لی، اس کے باپ نے شب کو سوتے میں اس کی جیب سے نکال کر دریا میں پھینک دی، ایک مچھلی نگل گئی صبح کو وہ مچھلی شکار ہوئی مچھلی والے نے لا کے اسے وزیر کو نذر کر دی اس نے لے کر لڑکی کو واسطے پکانے کے دی، لڑکی نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہہ کے لے لی جب مچھلی کا پیٹ چاک کیا تو وہی انگوٹھی مہر دار اس کے پیٹ سے نکلی، لڑکی نے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کہہ کے پھر اپنی جیب میں رکھ لی اور مچھلی پکا کے باپ کے آگے رکھ دی بعد کھانے کے دربار کا وقت آیا لڑکی سے انگوٹھی مانگی اس نے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کہہ کے جیب سے نکال کر دی وہ حیران رہ گیا۔

بارہ ہزار بسم اللہ کی فضیلت

حدیث شریف میں ہے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہے جس نے بارہ ہزار

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کا ورد یا وظیفہ پڑھا عذاب جہنم سے چھوٹا، سیدھا جنت کو سدھارا، اگر ملک الموت اس دن یا رات میں اس بندے کے پاس آتے ہیں تو اس کے موکل کہتے ہیں کہ آج تو اس نے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پڑھی ہے، تب قابض ارواح اس کی روح سے کہتے ہیں "بشری لک" یعنی بشارت ہو تجھ کو اللہ تجھ سے راضی ہے جنت تیرا گھر ہے جہنم تجھ سے دور، اے بندے اللہ کے اگر تیری مرضی ہو تو میں تیری روح قبض کروں، ورنہ خالی پھر جاؤں، روح کہتی ہے مجھ کو دوزخ کا ڈر تھا، اب بہشت کی خوشخبری سنی ہے دنیا کی زندگی دوبھر ہے یہ سن کر بآسانی فرشتے اس کی روح قبض کرتے ہیں، روضۂ دارالسلام کی طرف لے جاتے ہیں۔

"اللّٰھم ارزقنا فی جنات النعیم"

ہر مشکل کا حل

حضرت ابراہیم تیمیؒ اپنے ملفوظات میں تحریر فرماتے ہیں کہ مجھ کو حضرت الیاس علیہ السلام نے تعلیم کی ہے کہ جس کو کوئی مشکل پیش آئے اور ساری تدبیروں سے تھک جاوے تو اس کو چاہئے کہ جمعہ کے دن بعد نماز عصر کے باطہارت دل کو خدا کی طرف متوجہ کرے اور

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کے تینوں ناموں کو غروب آفتاب تک بطور ندایا دعا کے برابر پڑھے جائے جب غروب ہو جائے تو سجدہ میں گر کے بتضرع وزاری حق سبحانہ تعالیٰ سے اپنی حاجت مانگے انشاءاللہ تعالیٰ ضرور اس کا مقصد پورا ہو جائے گا۔

جہنم سے آزادی

اسرار فاتحہ میں لکھا ہے کہ ایک اعرابی نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) "تظاھر علی ذنبی

فــاسـتـغـفـر لی" یعنی میں بڑا گنہگار ہوں خداوند کریم غفور الرحیم سے میرے واسطے مغفرت مانگئے، رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یعنی تو **بسـم اللہ الـرحـمن الرحیم** کو پڑھا کرو وہ **ارحـم الـراحـمین** تیرے گناہ بخشدیگا، پھر اس اعرابی نے متعجب ہوکر عرض کیا "**ایتھـا یـا رسـول اللہ**" یعنی بس اتنا ہی یا رسول اللہ! رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو مسلمان مرد یا عورت سچے یقین سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کا وظیفہ پڑھا کرتا ہے تو پاک پروردگار اپنے فضل وکرم سے اس بندے کو دوزخ سے آزاد کردیتا ہے۔

مال میں برکت

بحر العلوم نے لکھا ہے کہ بکر بن عبداللہ مزنی نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! میرے مال میں زیادتی نہیں ہوتی۔

آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو صبح وشام "**بسـم اللہ عـلٰی نفسی وعلٰی اھلی ومالی اللھم ارضنی بما قضیت وعافینی بما ابقیت حتی لااحب تعجیل ما اخرت ولاتاخیر ما عجلت**" یعنی شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے اپنی جان پر اور اپنے مال اور اہل پر بارخدایا راضی رکھ مجھ کو اس پر جس کا تو نے حکم کیا اور درگذر کر جس پر تو نے باقی رکھا تا کہ نہ چاہوں میں اس چیز کی شتابی جس میں تو نے دیری کی اور نہ چاہوں میں اس چیز میں دیری جس میں تو نے جلدی کی، غرض اس کو پڑھنا شروع کیا تھوڑے ہی دنوں میں ان کا مال بہت کچھ بڑھ گیا۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کے ایمان کا سبب

کتب احادیث میں منقول ہے کہ مکہ کی لڑائی میں جب کفار قریش وغیرہ نے شکست کھائی عکرمہ ابوجہل کا بیٹا بھاگا، دریا کے کنارے پہنچا ایک کشتی میں سوار ہوا دیکھا کہ کشتی کے ایک تختہ پر لکھا ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم ”وکذب بہ قومک وھو الحق“ یعنی شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان ہے نہایت رحم والا، اور اس کو جھٹلایا تیری قوم نے اور وہ سچا ہے، عکرمہ نے یہ دیکھ کر بہت کچھ اس تحریر کو مٹایا مگر ذرا نہ مٹا، پھر وہ سمجھا کہ بیشک یہ کلام حق ہے اور دین اسلام برحق ہے، یہ سوچکر فوراً مسلمان ہوگیا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت والو! دیکھو کہ وہ حرف سیاہ کشتی کے تختے سے عکرمہ کے مٹانے سے نہ مٹے بلکہ ان کے ایمان کے باعث ہوئے، پھر جو حق سبحانہ تعالیٰ نے اپنے دست قدرت سے تمہارے لوح دل پر ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ لکھا ہے شیطان لعین کے مٹانے سے کب مٹ سکتا ہے۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ارشاد

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”طوبیٰ من قال بسم اللہ الرحمن الرحیم کیف ینغمض غداً فی جنة النعیم“ یعنی کیا خوب ہے وہ شخص جس نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کو پڑھا بہت اچھی طرح قیامت کے دن دریائے رحمت الٰہی میں غوطے لگائے گا، یعنی بہشت کی نعمتیں بیحد اس کو ملیں گی۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ارشاد

جناب عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”لولا التسمیة لھک البریة“ اگر نہ ہوتی بسم اللہ تو ہلاک ہوجاتی مخلوقات۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا ارشاد

جناب ذوالنورین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''من قال بسم اللہ الرحمن الرحیم فی عمرہ مرۃ لم یبق من معاصیہٖ ذرۃً'' جس نے پڑھ لی بسم اللہ تمام عمر میں ایک بار نہ باقی رہیں گے اس کے گناہ ذرہ بھر۔

فائدہ: یعنی ایک بار پڑھنے سے یہ مراد ہے کہ بہ نیت خالص عقیدہ کے ساتھ پڑھ کے جس نے اس پر عمل بھی کیا تب اسکے سب گناہ مٹا دیئے جائیں گے جیسا کہ کلمہ طیبہ کے باب میں وارد ہے۔

''من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ''

یعنی جس نے ایک بار کلمہ پڑھا وہ جنت میں داخل ہوگا، ایک بار پڑھنے سے یہی مراد ہے کہ وہ اسلام میں داخل ہوگیا، مسلمان ہو کر پڑھا، ورنہ اہل ہنود کو بہت کلام یاد ہوتے ہیں، مگر اعلان اسلام نہیں ہوتا اسلئے ان کا وہ عمل صحیح نہیں، نیت خالص اور عقیدہ درست ہونا بھی شرط ہے۔

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا ارشاد

حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ نے ارشاد فرمایا:

''ما من رجل ینزل منزلا فیقول بسم اللہ الرحمن الرحیم رب انزلنی منزلاً مبارکاً وانت خیر المنزلین الا بارک اللہ لہ فی منزلہ وینظر الیہ برحمتہ ویقول انا حافظک من کل سوءٍ مادمت فی ھٰذا المنزل''

یعنی کوئی ایسا نہیں کہ کسی مقام پر اترا ہوا اور اس نے ''بسم اللہ الرحمن

الـــرحيـــم‘‘ پڑھ کے یہ دعا پڑھی ہوا ے رب اتار مجھ کو مبارک مقام میں اور تو بہتر اتارنے والا ہے، تو اس دعا کی وجہ سے برکت دیتا ہے اللہ اسکو اس مقام میں اور دیکھتا ہے اسکی طرف نظر رحمت سے اور ارشاد فرماتا ہے کہ میں تیرا نگہبان ہوں ہر ایک طرح کی برائی سے، جب تک تو اس مقام میں ٹھہرا ہوا ہے۔

فائدہ: یہ دعا سفر میں پڑھنا چاہئے اور علاوہ سفر کے بھی بہت بابرکت دعا ہے۔

قیامت کی ہولنا کیوں سے نجات

حدیث شریف میں آیا ہے کہ قیامت کے دن میدان حشر میں جب آفتاب سوا نیزہ پر ہوگا لوگ محشر کی گرمی میں پاؤ سر برہنہ بھوکے پیاسے پسینوں سے ڈوبے حیرت زدہ ڈر کے مارے کھڑے ہونگے، اس وقت حق سبحانہ تعالیٰ جبرئیل علیہ السلام کی معرفت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ پیغام بھیجے گا کہ محمد اپنی امت کے مسلمانوں سے کہہ دو کہ وہی اسم اب بھی پڑھیں جو دنیا میں شدت اور مصیبت کے وقت پڑھا کرتے تھے، پھر پکارنے والا پکارے گا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لوگو! پڑھو وہی نام اللہ پاک کے جن کی وجہ سے تم پر رحم ہوتا تھا جس سے اب بھی تم پر رحم ہو، یہ سنتے ہی تمام مسلمان بسم الله الرحمن الرحیم بسم الله الرحمن الرحیم کہنے لگیں گے، اس وقت حق سبحانہ تعالیٰ کا کرم اور فضل ہو جائے گا سختی قیامت سے اور ہول سے محفوظ رہیں گے۔

فرشتۂ عذاب کی پیشانی پر بسم اللہ

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب مالک جو کہ داروغہ دوزخ ہے چاہتا ہے کہ کسی فرشتہ کو طبقات دوزخ میں کسی شخص پر عذاب جدید کرنے کے واسطے بھیجے تو پہلے

اس فرشتے کی پیشانی پر لکھ دیتا ہے **بسم اللہ الرحمن الرحیم** پھر وہ فرشتہ دوزخ کے ہر ایک طبقہ میں بخوبی تمام چلتا پھرتا ہے، دوزخ کی آگ اس پر کچھ اثر نہیں کرتی پس جس نے اس تسمیہ کو لوح دل پر نقش کر لیا ہے، وہ کیونکر اس تسمیہ کی برکت سے آگ دوزخ سے محفوظ نہ رہے گا، تسمیہ سے مراد **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ہے۔

انہار جنت کی ابتداء

معتبر کتابوں میں لکھا ہے کہ جب معراج کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے ہر ایک طرح کے نئے نئے عجائبات ملاحظہ فرمائے تمام بہشتوں کی بھی سیر کی، وہاں یہ چار نہریں بھی نظر مبارک سے گذریں جن کا ذکر قرآن شریف میں آیا ہے۔

(۱) **فیھا انھٰرٌ من مآءٍ غیر اٰسن.**

(۲) **وانھٰرٌ من لبنٍ لم یتغیر طعمہ.**

(۳) **وانھٰرٌ من خمر لذۃٍ للشاربین.**

(۴) **وانھٰرٌ من عسلٍ مصفّٰی.**

(۱) اس میں ایسے پانی کی نہریں ہیں جو خراب ہونے والا ہیں۔

(۲) ایسے دودھ کی نہریں ہیں جس کا ذائقہ نہیں بدلے گا۔

(۳) ایسی شراب کی نہریں ہیں جو پینے والوں کیلئے سراپا لذت ہوگی۔

(۴) ایسے شہد کی نہریں ہیں جو نتھرا ہوا ہوگا۔ (آسان ترجمہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ اصل ان کی کہاں سے ہے اور کہاں کو جاتی ہیں، فرشتہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) اتنا تو مجھے معلوم ہے کہ یہ چاروں نہریں حوض کوثر میں جا کر گرتی ہیں، اور یہ نہیں معلوم کہ کہاں سے آتی ہیں، اتنے میں ایک فرشتہ آپ کو وہاں سے اٹھا کر لے گیا، اور دور منزلوں کی

راہ پر لیجا کے ایک دم میں ایک درخت کے نیچے بٹھا دیا، آپ نے دیکھا کہ اس درخت کی جڑ میں ایک قبہّ ہے سفید ایک ہی موتی کا اتنا بڑا کہ اگر ساری دنیا اس کے منہ پر رکھ دی جائے تو ایسا معلوم ہو کہ چھوٹی سی چڑیا کسی بڑے درخت کی پھننگ پر بیٹھی ہے اور اس قبہ میں زبرجد کا دروازہ ہے اس میں پھر ایک سونے کا دروازہ ہے اس کی کنجی بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے، آپ نے بسم اللہ پڑھی فوراً دروازہ کھل گیا قبہ کے اندر تشریف لے گئے دیکھا کہ اسی قبے کے چاروں کونوں سے یہ چاروں نہریں جاری ہیں، اور ایک کونہ پر لفظ ''بسم اللہ'' کا مرقوم ہے، دوسرے کونے پر لفظ ''اللہ'' کا تحریر ہے، تیسرے کونہ پر لفظ ''رحمن'' کا مسطور ہے، چوتھے کونے پر لفظ ''رحیم'' کا لکھا ہے، بسم اللہ کے (میم) سے پانی کی نہر جاری ہے، اللہ کی (ہ) سے دودھ کی نہر رواں ہے، اور رحمٰن کے (نون) سے شراب کی نہر رواں ہے، اور رحیم کی (میم) سے شہد کی نہر بہتی ہے، پھر وہیں آپ کو آواز آئی یا محمد جو کوئی تیری امت میں بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھا کریگا ان نہروں سے عقبٰی میں محروم نہ رہے گا۔

''اللھم اقول بسم اللہ الرحمن الرحیم

فارزقنا ھٰذا النعم بفضلک و کرمک''

اے اللہ کہتا ہوں میں بسم اللہ الرحمن الرحیم پس یہ نعمتیں بہشت کی اپنے فضل وکرم سے ہم کو نصیب کر۔

دردسر کا علاج

قیصر روم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں دردسر کی شکایت عرض کی آپ نے ایک ٹوپی سلوا کر بھیج دی جب تک وہ ٹوپی سر پر رہتی درد کو سکون رہتا اور جب

اس کو اتارتا پھر درد ہونے لگتا اس کو تعجب ہوا اور کھول کر اس ٹوپی کو دیکھا تو اس میں بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھی تھی۔

فضیل بن عیاضؒ فرماتے ہیں کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کی بزرگی کاموں پر ایسی ہی ہے جیسے خدا کی بزرگی بندوں پر۔

بسم اللہ پڑھنے والوں کیلئے مخصوص محل

اسرار الابرار میں عبداللہ بن عمر الفاروق رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ جبل الرحمۃ نام ایک پہاڑ کا ہے اس کی چوٹی پر مدنیۃ السلام ایک شہر مشہور ہے اس پر ایک کمرہ ہے بیت الحلال اس کے چار ہزار دروازے ہیں وہ مکان بسم اللہ الرحمن الرحیم کے پڑھنے والوں کو ملے گا، وہاں سے وہ لوگ بے تکلف و بے حجاب جس دروازے سے چاہیں گے اپنے پروردگار کو دیکھیں گے، اور دیدار الٰہی ہمیشہ ان لوگوں کو ہوا کرے گا۔

دارالنور، کا زینہ بسم اللہ

زہرۃ الریاض میں جناب علی مرتضٰی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: جنت میں ایک گھر ہے اس کا نام دار النور، ہے اس میں تمام چیزیں نور ہی نور کی ہیں اور وہ گھر ہوا پر قائم ہے جب مسلمان صاحب ایمان اللہ تعالیٰ جل شانہ کا دیدار چاہیں گے حکم ہوگا کہ بالا خانہ پر آؤ وہ کہیں گے کہ اے پروردگار اس کا زینہ کدھر ہے آواز آئیگی بسم اللہ الرحمن الرحیم اس کا زینہ ہے پس بسم اللہ پڑھتے ہوئے فوراً اس مقام پر پہنچ جائینگے، بے کیف و بے جہت وہاں حق سبحانہ تعالیٰ کا دیدار پائینگے، پھر اس وقت یہ خوشخبری ان مسلمانوں کو سنائی جائیگی۔

"سلام علیکم عبادی ورضیتم عنی فاناعنکم راضٍ"
یعنی مسلمانو! سلامتی ہوتم برائے میرے بندوتم راضی ہوئے مجھ سے میں راضی ہواتم سے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
وتب علینا انک انت التواب الرحیم
بحرمت حبیبک سید المرسلین
صلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقه
سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد
وآله واصحابه اجمعین
الی یوم الدین

محمد فاروق غفرلہ
خادم جامعہ محمودیہ علی پور، ہاپوڑ روڈ میرٹھ (یوپی)